COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

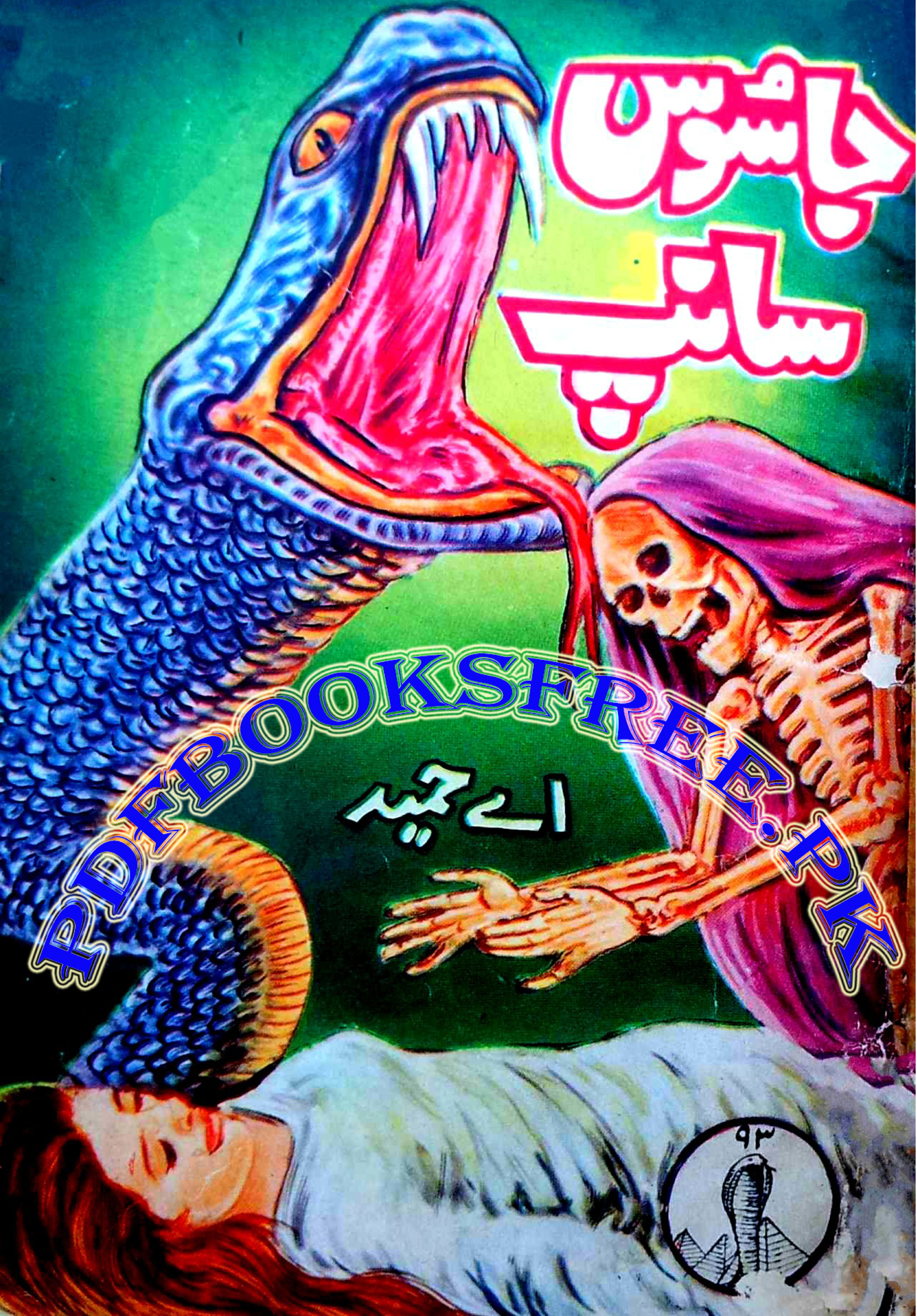

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرا

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی
کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

جاسوس سانپ

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت :۵۰/۷ روپے

مطبع : [illegible]

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں
بار اوّل
ناشر: نیا مکتبہ اقراء ۱۴۰ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کی قسط نمبر ۹۲ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ اس سیریز کو جس محبت دلچسپی اور لگن کے ساتھ پڑھ رہے ہیں اور مجھے خلوص بھرے پسندیدگی کے خط لکھتے ہیں میں اس کے لیے آپکا جس قدر شکریہ ادا کروں کم ہے۔ آپ کے یہ خط ہی میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور میرے اندر لکھنے کا ولولہ اور جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس بار ناگ پر اپنی ایک نئی طاقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ وہ غیبی سانپ بھی بن سکتا ہے۔ اس کا شیش ناگ سے مقابلہ ہوتا ہے۔ وہ شیش ناگ کو ہلاک کر دیتا ہے اور اس کا اختیار اسے واپس مل جاتا ہے۔ اب دنیا کے سارے سانپ اس کا حکم ماننے پر مجبور ہیں، مگر شیش ناگ کا ایک مرید سانپ کلیانگ ناگ سے انتقام لینے کے لیے نکلتا ہے اور وہ ناگ سے ایسا انتقام لیتا ہے کہ ناگ ششدر ہو کر رہ جاتا ہے۔ ناگ کو سخت مایوسی اور شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ماریا اس کے ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ شیش ناگ کا انتقام کیا تھا؟ اس کتاب کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

آپ کا انکل
اے حمید

۴۵۴/۴ این راہِ چمن، سمن آباد لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب:

- آسیبی مکان
- شیش ناگ سے مقابلہ
- غیبی سانپ
- تین بغدادی چور
- جاسوس سانپ

آسیبی مکان

کوٹھڑی کے اندھیرے میں کیٹی نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔
بوڑھا دانی منہ کے بل زمین پر پڑا کراہ رہا تھا۔ کیٹی نے اسے اٹھایا بوڑھے کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا۔ کیٹی نے کپڑے کی ایک دھجی پھاڑ کر اس کے ماتھے پر باندھی۔ بوڑھے نے کراہتے ہوئے کہا۔

"یہ — کون لوگ ہیں ؟ کوئی ڈاکو قاتل ہیں جنہوں نے میرے مکان پر قبضہ کر لیا ہے۔"

کیٹی نے کہا "میں ابھی ان کی خبر لیتی ہوں۔"

یہ کہہ کر کیٹی زمین پر سے اُٹھی۔ دروازے کے پاس آئی اور زور لگایا کہ دروازہ کھل جائے۔ مگر اسے ایک ایسا دھچکا لگا کہ وہ اچھل کر پیچھے آن گری۔ کیٹی دوسری بار دروازے کی طرف بڑھنے لگی تو بوڑھے دانی نے اسے روک لیا اور آہستہ سے کہا۔

"ہاں بیٹی! دروازے کو ہاتھ نہ لگانا۔ میں سمجھ گیا ہوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ کیوں نہیں کھل رہا۔"

کیٹی نے جواب دیا "بابا! پہلی بات تو یہ ہے کہ اب میں تمہیں بتا دینا چاہتی ہوں کہ میرا نام مالا نہیں کیٹی ہے اب مجھے بتاؤ کہ اس دروازے نے مجھے دھکا کیوں دیا ہے؟ کیا اس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے؟

بوڑھا دھیمی آواز میں بولا "بیٹی مجھے پہلے ہی شبہ تھا کہ تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔ میرا خیال ہے کہ اپنا نام تو تم نے مجھے بتا دیا ہے مگر اب بھی تم بہت کچھ راز میں رکھے ہوئے ہو۔"

"بیٹی! اب مجھے یاد آ رہا ہے۔ اس مکان پر آج سے پچاس برس پہلے ایک آسیب کا سایہ تھا۔ میری بڑی بہن کہا کرتی تھی کہ اس مکان میں کسی بے گناہ کو قتل کر دیا گیا تھا۔

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔ "لیکن ان ڈاکوؤں کو آسیب نے کچھ نہیں کہا جو ہمیں اس کوٹھڑی میں بند کر گئے ہیں۔"

بوڑھے نے کچھ یاد کرتے ہوئے بتایا۔

"میری بہن یہ بھی کہا کرتی تھی کہ اس مکان کا آسیب ایک بے گناہ مقتول کی روح ہے۔ جو ہر اس آدمی کا ساتھ دیتی ہے جو کسی دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہے

یا ہلاک کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آسیب نے ڈاکوؤں کو کچھ نہیں کہا۔"

کیٹی نے فوراً کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر میں ان ڈاکوؤں کو قتل کرنے کا ارادہ کر لوں تو یہ آسیب مجھے کچھ نہیں کہے گا۔"

بوڑھا بولا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ آسیب تمہاری نیّت کو جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم انہیں قتل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتیں۔ بلکہ صرف یہاں سے فرار ہونا چاہتی ہو۔"

کیٹی کو اس آسیب پر سخت غصہ آیا۔ اس نے بوڑھے داتی سے کہا۔

"بابا میں تمہاری دنیا کے آسیب وغیرہ کو نہیں مانتی۔ میں دروازہ توڑنے جا رہی ہوں۔"

کیٹی کو بوڑھا روکتا رہ گیا۔ کیٹی نے دروازے پر جا کر ہاتھ مارنے کے لئے بازو اٹھایا ہی تھا کہ دروازے میں سے جیسے ہوا کی ایک تیز لہر اٹھی اور اس نے کیٹی کے جسم سے ٹکرا کر اسے پیچھے گرا دیا۔

"بیٹی! میں نے تمہیں منع کیا تھا۔ یہ مقتول آدمی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا آسیب ہے۔ یہ تکلیف دے کر خوش ہوتا ہے اور لوگوں سے اپنے قتل کا بدلہ لیتا ہے۔"

کیٹی عجیب مصیبت میں پھنس گئی تھی۔ وہ تو بوڑھے دانی سے نیکی کے خیال سے اس کے ساتھ آئی تھی کہ بے چارے بوڑھے کو اس کے گھر تک چھوڑ آئے۔ یہ اُلٹی آنتیں اس کے گلے پڑ گئی تھیں۔

بوڑھا بھی افسوس کرنے لگا۔ کہ وہ خوامخواہ اس کے ساتھ آکر مشکل میں گرفتار ہو گئی ہے۔

کیٹی نے کہا۔

"اب تو میں پھنس گئی ہوں۔ اور میرے ساتھ تم بھی پھنس گئے ہو۔ سوال یہ ہے کہ یہ کون لوگ ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں؟"

دانی بولا۔

"میرا خیال ہے یہ کوئی بڑے خطرناک مجرم ہیں۔ شاید جیل سے بھاگے ہوئے قاتل ہیں اور ہمیں ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مکان کے مقتول آسیب نے انہیں کچھ نہیں کہا اور ان کی مدد کی ہے۔"

کیٹی اپنے سر کے سنہری بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتی ہوئے بولی۔

"لیکن ہمارا قصور کیا ہے؟"

دانی نے کہا۔

"قصور صرف اتنا ہے کہ ہم انہیں دیکھ نہ لیں۔ یا ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ وہ اس مکان میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔"

کیٹی اُٹھ کر غصے سے ٹہلنے لگی۔

"یہ تمہارا مکان ہے۔ ان کم بختوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اس مکان پر قبضہ کریں اور ہمیں قتل کرنے کی نیت سے یہاں بند کریں۔

دانی نے کوئی جواب نہ دیا اور ہاتھ سے اپنے ماتھے کے زخم کو سہلانے لگا۔ اندھیرے میں کیٹی اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا اسے بڈھے پر ترس آ گیا۔ اس نے پوچھا۔

"کیا تمہارے اس شہر کے قید خانے اتنے کمزور ہیں کہ قیدی انہیں توڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ مفرور قیدی نہ ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دانی نے کہا۔

"باہر جو گھوڑا کھڑا تھا اس پر نیلے رنگ کا چوخانہ دار رومال پڑا تھا۔ ہمارے ملک میں جس قیدی کو پھانسی ملنے والی ہوتی ہے اس کو اسی قسم کا رومال سر پر باندھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"مگر انہوں نے رومال باہر ہی گھوڑے پر رکھ دیا؟ کیا انہیں خطرہ نہیں تھا کہ سپاہی اسے پکڑ لیں گے"

دانی بولا۔

"اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قید خانے سے بھاگے انہیں زیادہ دیر نہیں ہوئی۔ یہ آج ہی میرے خالی مکان میں آئے ہیں۔"

کیٹی نے دانی سے پوچھا۔

"تم اس مکان کی ایک ایک چیز کو جانتے ہو۔ کیا یہاں سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہے؟"

دانی غور کرنے لگا پھر بولا۔

"اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ جس کوٹھڑی میں ہم قید ہیں یہاں میری بہن اناج رکھا کرتی تھی۔ اس کی جنوبی دیوار کے پیچھے ایک اور کوٹھڑی ہے جہاں وہ رات کو

سویا کرتی تھی۔"

کیٹی نے تینوں دیواروں میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کوٹھڑی کی جنوبی دیوار تو یہی ہو سکتی ہے۔"

دانی نے دیوار پر ہاتھ رکھا اور بولا۔

"ہاں یہی دیوار ہے۔ یہ جنوب کی طرف ہے۔ اس کے پیچھے میری بہن کا سونے کا کمرہ تھا۔ مگر کمرہ تو خالی ہو گا۔"

کیٹی نے کہا۔

"خالی نہیں بھی ہو گا تو دیکھا جائے گا۔ مگر ہم اس آسیبی کوٹھڑی سے تو نجات حاصل کر لیں گے۔"

بوڑھا دانی کہنے لگا۔

"مگر کیٹی! یہ دیوار ٹھوس اور سنگ ریزوں والی مٹی کی بنی ہوئی ہے۔ اس میں سے تم کیسے بندھ لگاؤ گی۔"

بوڑھے کو کیٹی کی غیر قدرتی طاقت پر پہلے ہی شبہ تھا وہ جانتا تھا کہ اس پُر اسرار لڑکی کی خفیہ طاقت کھل کر سامنے آ جائے۔ کیٹی اب اس پر اپنی خفیہ طاقت ظاہر کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ کہنے لگی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں اتنی طاقت رکھتی ہوں کہ میں اپنے ہاتھ سے سوراخ کر سکوں۔ یہ طاقت مجھے ایک بزرگ نے دے رکھی ہے۔"

یہ کہہ کر اندھیرے میں ہی کیٹی نے دیوار پر ایک گول دائرے کا نشان لگایا اور اس پر زور سے ایک ہاتھ مارا۔ اس ضرب میں اتنی طاقت تھی کہ اس جگہ سے مٹی کا ایک بڑا ٹکڑا اکھڑ سا گیا۔ دوسری ضرب پر وہ مٹی کا ٹکڑا کوٹھڑی کی دوسری جانب جا گرا۔ کیٹی نے سر ڈال کر دوسری طرف دیکھا۔ وہ کوٹھڑی بھی سنسان پڑی تھی۔ ایک لکڑی کا تخت بچھا تھا۔ جس پر چند پرانے میلے کپڑے بکھرے ہوئے تھے۔

کیٹی تے اس دیوار کے سوراخ بڑا کر دیا اور دوسری کوٹھی میں نکل گئی۔ بوڑھا دانی بھی اس کے پیچھے پیچھے آگیا۔ اس نے کوٹھڑی میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں — یہی میری بہن کا سونے کا کمرہ تھا۔ مگر یہ کیسا ویران ہو رہا ہے۔ اس سے لگتا ہے کہ میری بہن زندہ نہیں رہی۔ وہ مر چکی ہے۔ یہ گھر ویران ہو گیا ہوا ہے۔"

کیٹی نے اس کے کاندھے پر آہستہ سے ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اونچی آواز میں نہ بولو دانی! ہوسکتا ہے مفرور قیدی دوسری طرف بیٹھے ہوں۔"

دانی نے کہا۔

"اب مجھے سب کچھ یاد آرہا ہے۔ بیٹی۔ تم فکر نہ کرو۔ میری بہن نے جس جگہ تخت بچھا ہے اس کے نیچے ایک خفیہ راستہ بنوایا تھا جو اس مکان کے نیچے ہی نیچے سے ہوتا صحرا کے ٹیلوں میں جا نکلتا تھا۔"

کیٹی نے آگے بڑھ کر تخت کو ایک طرف کھسکا دیا۔ اس کے نیچے ایک جگہ سے زمین ذرا نیچے ہو گئی تھی۔ کیٹی نے اس پر پاؤں رکھا تو محسوس ہوا کہ وہ لکڑی کا تختہ تھا۔ وہ تختہ اکھاڑنے ہی لگی تھی کہ اسے ایک عورت کی آواز سنائی دی۔ دونوں کے کان کھڑے ہو گئے۔ آواز بڑی درد بھری تھی اور قریب ہی سے سنائی دی تھی۔ کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"یہ آواز کہاں سے آرہی ہے؟"

بوڑھے دانی کی آنکھیں اندھیرے میں کمرے کے بند دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ اس نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس کمرے کے بالکل سامنے ایک بڑا کمرہ ہے۔ جو مہمانوں کے لئے رکھا گیا تھا۔ یہ آواز اس کمرے سے آ رہی ہے۔"

عورت نے ایک دم سے روتے ہوئے آواز بلند کی تھی۔ جیسے کسی نے اس کے جسم پر جلتا ہوا کوئلہ رکھ دیا ہو۔ کیبٹی نے سرگوشی کی۔

"حضور یہ عورت ان مفرور قیدیوں نے اغوا کی ہے۔"

داتی نے کہا۔

"کیٹی! ہمیں اس عورت کی مدد کرنی چاہیئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس مظلوم عورت کو ظالموں سے چھڑائیں۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"اگر اس دروازے پر بھی آسیب کا سایہ ہوا تو پھر کیا کریں گے۔؟"

داتی نے کہا۔

"اس کمرے کا دروازہ بھی باہر سے بند ہے ذرا ٹھہرو۔ میں اس کے قریب جا کر دیکھتا ہوں۔"

بوڑھا داتی اندھیرے میں اُٹھ کر دروازے کے قریب گیا۔ جوں ہی اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ پیچھے کی طرف ہٹ گیا۔

"کیٹی! آسیب نے اس دروازے پر بھی قبضہ کر رکھا ہے"

غصے میں کیٹی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اُس کا بس چلتا تو وہ مقتول آدمی کی بدروح یا آسیب کو گردن سے دبوچ لیتی۔ کم بخت نے چاروں طرف سے اس کے راستے بند کر رکھے تھے۔ عورت کے سسکیاں بھرنے کی آواز تھوڑی تھوڑی دیر بعد آ رہی تھی۔ وہ بے چاری سخت تکلیف میں تھی۔ ایک بار اس نے ہلکی سی چیخ ماری تو کسی مرد کی کرخت آواز اُبھری۔

"خبردار جو زیادہ شور مچایا تو ذبح کر دوں گا۔"

کیٹی نے بوڑھے دانی کی طرف دیکھ کر دھیمی آواز سے کہا۔

"بابا! یہاں سے سرنگ کے ذریعے باہر نکل چلو۔ میں باہر سے آ کر مکان میں داخل ہونے اور اس مظلوم عورت کی مدد کرنے کی کوشش کروں گی۔"

کیٹی نے فرش پر نیچے کو دھنسا ہوا تختہ اٹھا دیا۔ نیچے ایک تاریک زینہ تھا۔ جس میں سے مرطوب اور گیلی مٹی کی بو آئی۔ وہ دونوں نیچے اُتر گئے۔ آگے تنگ سُرنگ بنی ہوئی تھی۔ یہ اِتنی پرانی تھی کہ اس میں مکڑیوں نے جالے تن رکھے تھے جو بار بار ان کے منہ کے آگے آ رہے تھے۔ بہرحال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑی دقتوں کے ساتھ کیٹی اور دانی سرنگ میں سے گزر کر صحرائی ٹیلوں کے درمیان ایک جگہ نکل آئے۔

تازہ ہوا میں آ کر انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔ بوڑھا دانی تو ریت پر لیٹ گیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ شام کے بعد رات ہو چکی تھی اور آسمان پر ستارے جھلملا رہے تھے۔ اور بصرہ شہر میں کہیں کہیں چراغ جل اٹھے تھے۔ کیٹی نے دیکھا کہ وہ بوڑھے دانی کے مکان سے کافی دور نکل آئے تھے۔ سرنگ کے آگے انہوں نے ایک پتھر رکھ کر اوپر ریت ڈال دی۔ اس نے بوڑھے دانی سے کہا۔

"بابا! یا تو تم اسی جگہ ٹھہرو۔ یا شہر میں اگر تمہارا کوئی ملنے والا ہے تو اس کے پاس چلے جاؤ اور مجھے پتہ بتاتے جاؤ۔ میں اس عورت کی مدد کرنے جا رہی ہوں۔"

واپسی پر تمہیں ملتی جاؤں گی۔

رانی سوچنے لگی۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور بولا۔

"بیٹی! شہر کے دوسرے کنارے ایک یہودیوں کی خانقاہ ہے اس کا پادری میرا دوست تھا۔ ہو سکتا ہے وہ اب زندہ نہ رہا ہو۔ لیکن اس کے بچے ضرور ہوں گے میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ تم وہاں آ کر مجھے ضرور بتا دینا کہ اس دکھی عورت کو تم نے ظالموں سے بچا لیا تھا میں اب اس مکان میں نہیں رہنا چاہتا۔" یہ کہہ کر بوڑھا دانی کیٹی سے اجازت لے کر چلا گیا

کیٹی مکان کے پچھواڑے کی جانب جانے والے صحرائی راستے پر روانہ ہو گئی صحرا میں روشنی نہیں تھی رات کا اندھیرا تھا اور کیٹی اس راستے میں تیز تیز قدم اٹھاتی چلی جا رہی تھی جب وہ مکان کے پچھلے حصے میں پہنچی تو اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اس نے وہ ترکیب آزمانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ مکان کے سامنے والے دروازے پر آ گئی۔ یہ دروازہ بند تھا کیٹی نے دروازے پر دستک دی مکان میں خاموشی چھائی رہی کیٹی نے پھر دستک دی اور کہا۔

"بابا جان۔"

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک خوفناک شکل والے مفرور قاتل نے جھانک کر دیکھا اور کیٹی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر پوچھا۔

"کیا بات ہے کس سے ملنا ہے"

کیٹی نے بڑی معصوم صورت بنا کر کہا۔

"چچا جان میرا نام بنت غالی ہے۔ میری ماں نے مرتے وقت کہا تھا کہ اس مکان میں اُس کا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ضرور ملنا۔ میں موصل شہر سے آئی ہوں۔ کیا بابا جان اندر ہیں۔"

مغرور قاتل نے مونچھوں کو مروڑتے ہوئے کہا۔

"وہاں ہیں۔ اندر آجاؤ"

کیٹی مکان میں داخل ہو گئی وہ مغرور قاتل اُسے ساتھ لے کر ایک ویران کوٹھڑی میں آگیا اور بولا۔ تم یہاں ٹھہرو میں تمہارے بابا کو بلا کر لاتا ہوں کم بخت نے باہر جاتے ہوئے باہر سے دروازے کو تالا لگا دیا اب کیٹی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ وہ تو مقتول روح کے آسیب میں قید ہو گئی ہے کیونکہ وہ دروازہ نہیں کھول سکے گی اس کا منصوبہ تھا کہ جونہی مغرور قاتل اسے اپنے دوسرے ساتھی کے پاس لے جائے گا تو وہ اُن لوگوں کو قابو کر کے عورت کو آزاد کرا دے گی مگر یہاں لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔ کیٹی دروازے کی طرف بڑھی تو اسے مقتول روح کے آسیب نے زور سے

دھکا دے کر پیچھے گرا دیا۔ کیونکہ اس کی نیت نیک تھی اور وہ ایک مظلوم عورت کی زندگی بچانا چاہتی تھی اس لیے آسیب اس کے خلاف تھا۔ یہ مقتول روح کا آسیب صرف ان لوگوں کی مدد کرتا تھا جو کسی کو نقصان پہنچانا یا قتل کرنا چاہتے ہوں مغرور قاتل نے اپنے ساتھی سے جا کر کہا کہ ایک اور سونے کی چڑیا خود بخود ان کے قبضے میں آگئی ہے اس عورت کو قتل کر دو۔ کیونکہ اس نے ہمارے خلاف قتل کے مقدمے میں گواہی دی تھی۔ اور ہم اس سنہری بالوں والی لڑکی کو ساتھ لے کر یہاں سے ملک شام میں فرار ہو جاتے ہیں وہاں اس لڑکی کو کسی سوداگر کے پاس فروخت کر دیں گے۔"

دوسرا مغرور قاتل ہنسنے لگا۔

شاباش تم نے بڑی عقلمندی سے کام لیا کہ اس لڑکی کو آتے ہی کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ ادھر سے آتے تو وہ بھی ہمارے اس قتل کی واردات کی گواہ بن جاتی۔

جس عورت کو ان مغرور قاتلوں نے پلنگ پر رسیوں سے باندھ رکھا تھا وہ بے چاری درد کی وجہ سے بے ہوش ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چکی تھی۔ دونوں قاتل اس عورت کو قتل کرنے کی تیاریاں کرنے لگے۔ خنجر نکال کر عورت کی طرف بڑھے تو اسے ہوش آگیا۔

وہ چیخ مار کر بولی۔ "مجھے قتل نہ کرو۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔"

ایک مفرور قاتل گرجا "تم نے ہمارے خلاف گواہی دی تھی۔ تمہاری وجہ سے ہمیں پھانسی کی سزا کا حکم ہوا اگر ہم جیل توڑ کر نہ بھاگتے تو اسی وقت ہماری لاشیں قبروں میں پڑی ہوتیں۔"

کیٹی نے عورت کی چیخ سنی تو ایک بار پھر دروازے پر حملہ بولا مگر اُسے ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ پیچھے گر پڑی اب اُس نے بھی ایک بھیانک چیخ کی آواز نکالی۔ تاکہ مفرور قاتل دوڑ کر اِدھر آئیں اور وہ باہر سے خود ہی دروازہ کھول دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کی چیخ کی آواز سُن کر دونوں قاتل دوڑے دوڑے کیٹی کی کوٹھڑی کے دروازے کو کھول کر اندر آگئے۔

"بدبخت عورت! تجھے کیا ہو گیا ہے۔"

دروازہ کھل چکا تھا کیٹی یہی چاہتی تھی وہ دونوں قاتلوں کے سامنے کھڑی تھی اس نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ گیا اور اپنی جگہ

سے چھلانگ لگا کر ان دونوں کے سروں پر آگئی اور ایک ایک ہاتھ اُن کے سروں پر اتنی زور سے مارا کہ وہ دونوں لڑکھڑا کر فرش پر گر پڑے۔ کیٹی کا خیال تھا کہ وہ دونوں دوبارہ اٹھیں گے مگر ایسا نہ ہوا۔ کیٹی نے غصے کی وجہ سے ہاتھ کچھ زیادہ زور سے مارا تھا۔

دونوں مفرور قاتلوں کی کھوپڑیاں گندے انڈے کی طرح پھٹ چکی تھیں اور وہ اگلی دنیا کو جا چکے تھے کیٹی کھلے دروازے سے نکل گئی اب اسے کوئی جھٹکا نہ لگا کیونکہ دروازہ بند نہیں تھا اور کھلے دروازے پر مقتول کے آسیب کو کوئی اختیار نہیں تھا۔ کیٹی بڑے کمرے میں آئی تو دیکھا کہ ایک عورت پلنگ پر رسیوں سے بندھی پڑی ہے اور اس کے ماتھے اور بازوؤں سے خون ٹپک رہا تھا ظالموں نے وہاں خنجر سے زخم لگا دیئے تھے کیٹی کو دیکھ کر وہ عورت چلائی۔

"بہن خدا کے لیے مجھے یہاں سے نکالو۔ مجھ پر رحم کرو۔"

کیٹی نے اس کی رسیاں کھولتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں بہن! جو تمہیں ہلاک کرنا چاہتے تھے وہ اب یہاں نہیں ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اوہ - رب عظیم تیرا شکر ہے - اُف اگر تم نہ آتیں تو یہ لوگ مجھے قتل کر ڈالتے - تم کو --- تم کون ہو بہن؟

کیٹی نے کہا -

ایک مسافر عورت ہوں - ادھر سے گزری تھی کہ تمہاری چیخ کی آواز سُن کر آ گئی - وہ لوگ ڈر کر بھاگ گئے

"یقین نہیں آتا - وہ مفرور قاتل تھے - انہوں نے دو آدمیوں کو قتل کیا تھا - اف! میرے بازو درد کر رہے ہیں -

"حوصلہ رکھو بہن - میں تمہیں تمہارے گھر پہنچا دونگی"

کیٹی نے عورت کو آزاد کرنے کے بعد اس کے ماتھے اور بازو سے خون صاف کیا اور اسے ساتھ لے کر مکان سے باہر آ گئی - اسے گھوڑے پر اپنے آگے بٹھایا اور کہا

"مجھے راستہ دکھاؤ کہ تمہارا گھر کدھر ہے"

وہ عورت ڈر رہی تھی - کہنے لگی -

"وہ لوگ، پھر میرے گھر آ جائیں گے - میں اپنے گھر سے بچوں کو لے کر ایران چلی جاؤں گی -

کیٹی نے اب اُسے بتایا کہ دونوں مفرور قاتل مر چکے ہیں مکان میں اُن کی لاشیں پڑی ہیں مگر اس عورت کو یقین نہیں آ رہا تھا

چنانچہ اُس نے کیٹی کے ساتھ اپنے مکان میں جا کر بچوں کو اٹھایا اور گھوڑے پر سوار ہو کر کیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رات کے اندھیرے میں اس وقت کے ایران یعنی ملک فارس کی طرف روانہ ہو گئی -

کیٹی کو خوشی ہوئی کہ اس نے ایک بے قصور عورت کو ظالموں کے پنجے سے آزاد کرا دیا ہے اب وہ بوڑھے دانی سے ملاقات کرنے اور اسے سارا واقعہ بیان کرنے کی غرض سے اس کی بتائی ہوئی یہودیوں کی خانقاہ کی طرف چلی - یہ خانقاہ ایک جگہ درختوں کے جھنڈ کے نیچے بنی ہوئی تھی اور اس کی سیڑھیوں میں ایک دیا روشن تھا - کیٹی جب سیڑھیاں چڑھنے لگی تو اچانک دیا بجھ گیا - پہلے تو وہ سمجھی کہ شاید ہوا کے جھونکے نے دیئے کو بجھا دیا ہے مگر ہوا تو بالکل نہیں چل رہی تھی - حیران ہوئی - لیکن آگے بڑھی - سامنے خانقاہ کا دروازہ تھا - اندر بوڑھا دانی ایک صف پر بیٹھا عبادت کر رہا تھا کیٹی کو دیکھ کر وہ اُٹھا اور بولا -

"بیٹی کیا خبر لائی ہو"

جب کیٹی نے اسے بتایا کہ عورت کی جان بچ گئی ہے تو وہ بڑا خوش ہوا - کہنے لگا -

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بیٹی! رب عظیم تمہیں اس کی جزا دے گا، مگر مفرور قاتلوں کا کیا بنا۔"

کیٹی نے کہا۔

"وہ بھی اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔"

"تمہیں مقتول کے آسیب نے تو پریشان نہیں کیا!"

"کیا تھا مگر میں نے بڑی ہوشیاری سے کام کیا، اور عورت کی جان بچانے میں کامیاب ہو گئی۔"

"شاباش۔ تم بڑی بہادر اور دوست لڑکی ہو۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"بابا اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔"

دانی نے کہا۔

"میں اپنے آبائی گاؤں نہیں جاؤں گا۔ اس پر ایک آسیب نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اب باقی زندگی اس خانقاہ میں رب عظیم کی عبادت کرتے گزار دوں گا۔ اگر تم بھی میرے ساتھ اسی جگہ رہو تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔"

کیٹی نے کہا۔

"کاش میں ایسا کر سکتی بابا۔ مگر مجھے آگے جانا ہے بابا۔ مجھے اپنے بہن بھائیوں کی تلاش ہے۔"

دانی بولا۔ "تم نے مجھے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا بیٹی۔"

کیٹی نے کہا "اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا بابا۔ اگر رب عظیم کو منظور ہوا تو شاید پھر کبھی ہماری ملاقات ہو۔"

یہ کہہ کر کیٹی رخصت ہونے لگی تو دانی بابا بولا۔

"بیٹی۔ رات بہت اندھیری ہے اس خانقاہ میں ہی ٹھہر جاؤ۔ صبح چلی جانا۔"

کیٹی مسکرائی۔ کہنے لگی۔

"بابا جان! ہم ان راتوں کے اندھیرے سے کچھ نہیں کہتے ہم نے اس سے بھی اندھیری راتوں میں سفر کیا ہے۔"

اچھا اب میں جاتی ہوں بابا۔

بوڑھے دانی نے آگے بڑھ کر کیٹی کے سر پر پیار کیا اور کہا

"رب عظیم تمہارا نگہبان ہو۔"

کیٹی خانقاہ سے نکل کر اس کچے راستے پر چلنے لگی جو شہر بصرے کی طرف جاتا تھا۔ آج سے تین ہزار سال پہلے بصرہ شہر ایک بندرگاہ کی وجہ سے آباد تھا اور زیادہ آبادی یہاں پر نہیں تھی۔ شہر کے گرد کوئی چار دیواری بھی نہیں تھی۔ بصرے کی بندرگاہ پر جہاز آ کر رکتے تھے اور یہاں سے مسافر قافلوں میں شامل ہو کر شام اور عراق کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔ رات زیادہ ہو جانے کی وجہ سے شہر میں اندھیرا تھا کہیں کہیں کسی سرائے کے باہر کوئی تیل کا دیا روشن تھا۔ جو اندھیر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رات میں پڑا پر اسرار لگتا تھا کیٹی ابھی شہر سے دور تھی کہ اُسے کھجور کے درخت پر چنگاری سی اڑتی نظر آئی وہ رک کر درخت کو تکنے لگی۔ چنگاری ایک بار پھر اڑی۔ اس میں سے انگارے ٹوٹ کر نیچے گرے۔

کیٹی نے کوئی خیال نہ کیا وہ جانتی تھی کہ آدھی رات کو بعض درختوں پر نظر نہ آنے والے بونے شرارے اُڑا کر کھیلا کرتے ہیں وہ آگے بڑھ گئی جب وہ بڑی شاہراہ پر یہودیوں کی ایک عبادت گاہ پر پہنچی تو اُس نے دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک ضعیف عورت کمر جھکائے لاٹھی ہاتھ میں لئے کھڑی ہے وہ کیٹی کو دیکھ کر کانپتی ہوئی آواز میں بولی "بیٹی میں گھر کا راستہ بھول گئی ہوں۔ مجھے میرے گھر پہنچا دو۔"

کیٹی اس کے قریب گئی بوڑھی عورت کا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا اس نے پوچھا۔

"اماں تمہارا گھر کس طرف ہے؟"

بوڑھی عورت نے ایک ٹیلے کی طرف دیکھ کر کہا!

"بیٹی میں پردیسی عورت ہوں۔ بغداد سے اپنی بچی کے گھر آئی تھی رات کو عبادت کرنے اس طرف آئی تو راستہ بھول گئی شاید اس ٹیلے کے اوپر میری

بچی کا مکان ہے۔

"آؤ اماں میں تمہیں ساتھ لئے چلتی ہوں"

کیٹی نے بوڑھی عورت کو ساتھ لیا اور ٹیلے کی طرف چلی کیٹی بوڑھی عورت کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد کیٹی نے محسوس کیا کہ عورت پیچھے رہنے کی کوشش کر رہی ہے" کیٹی رک گئی اور بولی"

"اماں۔ کیا میں تمہیں اٹھا لوں۔ لگتا ہے تم تھک گئی ہو"

بوڑھی عورت نے کہا "نہیں بیٹی۔ بس بوڑھی ہوں۔ ذرا آہستہ چل رہی ہوں۔ کیٹی نے کوئی خیال نہ کیا۔ چند قدم بوڑھی عورت کیٹی کے ساتھ چلی اور پھر پیچھے ہو گئی۔ ٹیلے کے قریب پہنچ کر کیٹی نے کہا۔

"اماں! تمہارا مکان یہاں کس طرف ہے؟"

جونہی کیٹی نے پیچھے دیکھا تو اُس کی آنکھیں ششدر ہو کر رہ گئیں اس کے پیچھے بوڑھی عورت کی جگہ ایک لمبے نوکیلے دانتوں، سُرخ آنکھوں اور اُلٹے پاؤں والی ایک بھیانک چڑیل کھڑی تھی جس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ کیٹی بھاگنے لگی تو اس چڑیل نے قہقہہ لگا کر تلوار کا ایک وار کیا۔ تلوار کیٹی کے سر پہ لگی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی کی کھوپڑی میں تلوار نے گہرا شگاف ڈال دیا تھا۔

چڑیل نے ایک اور بھیانک قہقہہ لگایا اور وہ ایک کالے رنگ کے سرخ آنکھوں والے ہٹے کٹے حبشی کے روپ میں ظاہر ہو گئی اس نے کیٹی کو اپنے کندھے پر ڈالا اور ٹیلے کی طرف بڑھا۔

ٹیلے کے پہلو میں ایک جگہ جھاڑیوں میں غار بنا ہوا تھا یہ حبشی جو اصل میں وہی مقتول کا آسیب تھا اور جو کیٹی سے دونوں مفرور قاتلوں کی موت کا بدلہ لینے آیا تھا کیٹی کی لاش کو لیئے غار میں داخل ہو گیا۔ یہ بات اس آسیب کو بھی معلوم نہیں تھی کہ اگرچہ کیٹی کی کھوپڑی میں گہرا شگاف پڑ چکا ہے مگر وہ مری نہیں ہے۔ آسیب نے اپنی طرف سے کیٹی سے بدلہ لے لیا تھا اور چڑیل بن کر اس کو ہلاک کر ڈالا تھا آسیب نے غار کے اندر ایک جگہ زمین میں داخل ہو کر حبشی کی شکل میں زمین پر زور سے پاؤں مارا زمین میں گہرا شگاف پڑ گیا۔ آسیب نے کیٹی کی لاش کو اس شگاف میں پھینک دیا اور اس کے اوپر دونوں ہاتھ پھیلا کر ہلائے تو وہاں کیٹی کی ایک قبر بن گئی جس پر بڑے بڑے پتھر جمے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی پرانی قبر ہے آسیب نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا اور غائب ہو گیا۔

کیٹی اس قبر کے اندر شگاف میں بے سدھ پڑی تھی۔ اس کی کھوپڑی میں گہرا زخم آ چکا تھا مگر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہا تھا۔ ٹوٹی ہوئی کھوپڑی کے دونوں کنارے بڑی سست رفتاری سے ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تھے کیٹی کے اس گہرے زخم کو آپس میں مل کر کھوپڑی کو جوڑنے میں کچھ وقت چاہیئے تھا جب اس کی کھوپڑی پھر سے ٹھیک ہو جاتی اور وہ زندہ ہو کر ہوش میں آ جاتی۔

ابھی تک کیٹی ایک لاش کی طرح قبر میں پڑی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شیش ناگ سے مقابلہ

ناگ اور ماریا مقناطیسی پہاڑ میں کے سامنے کھڑے تھے
ناگ نے ماریا کو اوپر ایک غار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتا
"وہ اس غار کے اندر شیش ناگ ایک تخت پر بیٹھا ہے
اس کے پھن کی ایک جانب چھ اور دوسری جانب بھی
چھ منہ ہیں درمیان میں ایک سر ہے۔ جس کے اوپر
ایک سینگ بنا ہوا ہے اگر تم اس سینگ کو آگ لگا
دو تو شیش ناگ کی موت واقع ہو جائے گی اور پھر
نہ صرف یہ کہ مجھے ناگ دیوتا کے اختیار واپس مل جائیں
گے بلکہ ہم ایک بے گناہ بچے کی جان بھی بچا سکیں گے
ماریا غار کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ناگ نے پوچھا۔
"تم میرے پاس ہو ناں ماریا"
"کیا تمہیں میری خوشبو نہیں آرہی۔ ماریا نے کہا۔
"آرہی ہے میں اصل میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا تھا

کہ کیا تم اس کام کو کر سکوں گی۔
ماریا نے کہا۔ "اگر شیش ناگ مجھے دیکھ نہیں سکے گا تو
میرے لیے یہ کام آسان ہو گا لیکن اگر اس نے مجھے
دیکھ لیا تو وہ ضرور اپنا بچاؤ کرے گا۔"
ناگ بولا "شیش ناگ غیبی سانپوں کو ضرور دیکھ سکتا
ہے ہماری دنیا میں کچھ ایسے سانپ بھی ہوتے ہیں۔
جو غائب ہو جاتے ہیں شیش ناگ انہیں دیکھ سکتا ہے
مگر جہاں تک میرا خیال ہے وہ ایک غیبی انسان کو
نہیں دیکھ سکتا۔
ماریا کہنے لگی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن مجھے ہر حال
میں شیش ناگ سے مقابلہ کرنا ہو گا کیونکہ اس کی مقناطیسی
شعاعوں سے صرف میں ہی بچ سکتی ہوں۔ میں جا رہی
ہوں۔"
ناگ نے کہا۔ اگر تمہیں کوئی سخت خطرہ محسوس ہو تو فوراً واپس
بھاگ آنا۔
ماریا نے ناگ کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ جا چکی تھی
ناگ کو اب اس کی خوشبو نہیں آرہی تھی ناگ نے سانس بھر کر چھوڑا
اور ایک سیاہ عقاب کی شکل میں آ کر درخت کی سب سے اونچی
شاخ پر بیٹھ گیا اس کی نگاہیں پہاڑ کے اس غار پر لگی تھیں جب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے اندر شیشش ناگ رہتا تھا اور جس پر ماریا ابھی تھوڑی دیر بعد شدید حملہ کرنے والی تھی۔

ماریا ہوا میں بلند ہوتی ہوئی پہاڑ کی چوٹی کی طرف بڑھنے لگی اُسے ابھی تک شیشش ناگ کی طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔ اس لیے پہلے ماریا نے شیشش ناگ کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ وہ بڑی ہوشیار ہو کر آہستہ آہستہ ہوا میں آگے بڑھ رہی تھی۔ جب وہ پہاڑ کی چوٹی کے قریب پہنچی تو اُسے ہوا کی لہروں میں کچھ گرمی سی محسوس ہوئی اس نے سوچا کہ شاید یہ شیشش ناگ کی مقناطیسی لہروں کا اثر ہو مگر یہ مقناطیسی لہریں ماریا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہی تھیں۔ ماریا برابر آگے بڑھتی چلی گئی وہ پہاڑی غار کے سامنے جا کر رک گئی اس نے جھانک کر غار میں دیکھا غار میں اندھیرا تھا آگے جا کر غار بائیں طرف گھوم گیا تھا۔ اس اندھیرے میں ماریا کو اندر پڑے ہوئے بڑے بڑے پتھر صرف دکھائی دے رہے تھے یہ وہ پتھر تھے جن میں زبردست مقناطیسی کشش تھی اور جو اندر داخل ہونے والی ہر جاندار اور غیر جاندار شے کو اپنی طرف تیزی سے کھینچ لیتے تھے لیکن ماریا نہ جاندار تھی اور نہ غیر جاندار ـــــ بلکہ وہ غیبی شے تھی اس لئے مقناطیسی لہریں اس کے جسم سے ٹکرا کر اپنی طرف کھینچنے کی بجائے اس کے جسم میں سے نکل جاتی تھیں۔

ماریا مقناطیسی غار میں داخل ہو گئی۔

اس پر مقناطیسی لہروں کا تو کوئی اثر نہ ہوا مگر غار میں بیٹھے ہوئے شیشش ناگ کو فوراً پتہ چل گیا کہ کوئی چیز غار میں ایسی داخل ہوئی ہے جس پر کشش کی لہریں اثر نہیں کر رہی ہیں اس نے اپنے بارہ چہروں کی آنکھیں کھول دیں ان سرخ آنکھوں میں سے سرخ شعاعیں نکلنے لگیں اس کے درمیان بڑے منہ کا پھن اپنی جگہ سے راڈار کی طرح دائیں بائیں حرکت کرنے لگا۔ غار کی فضا میں اسے کسی اجنبی شے کی لہریں بڑی شدت سے محسوس ہو رہی تھیں مگر اُسے وہاں کوئی شے دکھائی نہ دے رہی تھی۔

شیشش ناگ نے اپنے منہ سے ایک پھنکار ماری۔ پھنکار کی آواز سے غار گونج اٹھا اس کے ساتھ ہی غار کے مختلف سوراخوں میں سے کتنے ہی قسم قسم کے رنگوں والے سخت زہریلے سانپ پھن اُٹھائے نکل آئے اور شیشش ناگ کے آگے سر جھکا کر کھڑے ہو گئے ان میں ایسے سانپ بھی تھے جو اُڑ کر حملہ کرتے تھے ایسے سانپ بھی تھے جو غائب ہو جاتے تھے اور غائب ہو کر دشمن کو ہلاک کر دیتے تھے شیشش ناگ نے کہا۔

سنو۔ ہمارے مقدس غار میں دشمن داخل ہو چکا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فوراً معلوم کرو کہ وہ کون ہے۔ کہاں ہے اور پھر اُسے ہلاک کر ڈالو۔"

سارے کے سارے سانپ غار میں پھیل گئے اور ماریا کو تلاش کرنے لگے غائب ہونے والے سانپ بھی غار کی فضا میں ہوا کی لہروں کی طرح چکر لگانے لگے مگر وہ ماریا کے جسم سے ہوا کی لہر کی طرح گزر جاتے تھے۔ ماریا پھونک پھونک کر قدم رکھتی غار میں آگے بڑھ رہی تھی۔

اس نے کتنے ہی سانپوں کو دیکھا کہ غار میں پھنکارتے پھن مارتے پھر رہے تھے۔ ماریا سمجھ گئی کہ شیش ناگ کو پتہ چل گیا ہے کہ ماریا غار میں داخل ہو چکی ہے اور سانپ اس نے دشمن کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجے ہیں مگر یہ سارے کے سارے سانپ ماریا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ غار کا موڑ گھوم کر ماریا ایک کھلی جگہ میں آئی تو اس کی آنکھیں چکا چوند ہو گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ ایک ایسا تخت بچھا ہے جس پر دنیا بھر کے خزانوں کے زمرد، لعل، عقیق اور جواہرات جڑے ہوئے ہیں اس تخت پر ایک بہت بڑا سانپ جو اژدہا کی طرح ہے۔ کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ اس کا بہت بڑا پھن اُوپر کو اٹھا ہوا ہے اس پھن کی ایک جانب چھ اور دوسری جانب بھی چھ منہ ہیں درمیان میں ایک بڑا منہ ہے

جس کے سر پر ایک چھوٹا سا سینگ ہے اسی سینگ میں اس شیش ناگ کی جان ہے۔

ماریا اسی سینگ کو آگ لگانے آئی تھی۔ شیش ناگ نے بھی محسوس کر لیا تھا کہ دشمن اس کے بالکل قریب آ چکا ہے مگر وہ دشمن کو دیکھ نہیں رہا تھا۔ شیش ناگ نے ایک اور پھنکار ماری۔ سارے سانپ اس کے پاس آ گئے شیش ناگ نے کہا۔

"دشمن اسی جگہ کھڑا ہے اسے ختم کر دو۔ کیا تم اسے دیکھ نہیں سکتے"

ایک سانپ نے کہا۔

"عظیم شیش ناگ۔ ہم دشمن کو نہیں دیکھ سکتے"،

"شیش ناگ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔

سارے سانپ پرے پرے ہٹ گئے ماریا کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ شیش ناگ کیا کرنے والا ہے۔ ایکدم سے شیش ناگ کے منہ سے سرخ رنگ کے شعلے نکلنے شروع ہو گئے ان شعلوں نے ماریا جہاں کھڑی تھی وہاں اس کے ارد گرد آگ لگا دی مگر ماریا پر اس آگ کا بھی کوئی اثر نہ ہوا وہ غار میں بلند ہو گئی۔ آگ بجھ گئی۔ شیش ناگ اپنے تخت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے نیچے اُتر آیا وہ غار میں چاروں طرف آگ لگا دینا چاہتا تھا مگر اس میں خطرہ تھا کہ اگر اس کے سر کے درمیان والے سینگ کو آگ لگ گئی تو وہ خود بھی ہلاک ہو جائے گا اس نے سانپوں کو حکم دیا کہ غار کے منہ پر ایک جال بنا دیں سانپوں نے غار کے منہ پر ایک باریک مگر بے حد مضبوط ریشوں کا ایک جال بن کر تان دیا۔

ماریا یہ سب کچھ غار کی چھت کے قریب اوپر کو اٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی شیش ناگ نے اپنے ایک منہ سے ایک سفید رنگ کا دھواں نکالنا شروع کر دیا یہ دھواں غار میں بھرنے لگا ماریا نے محسوس کیا کہ اس کا سانس بند ہو رہا ہے اور دھواں اسے تکلیف دے رہا ہے۔

اب اس نے حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا اس کے پاس آگ لگانے کا ایک ہی ذریعہ تھا کہ دو پتھروں کو رگڑ کر شعلہ پیدا کرے اور شیش ناگ کے درمیانی سینگ کو آگ لگا دے۔ مگر شیش ناگ ایک جگہ کھڑا نہیں تھا۔ وہ غار میں دھواں پھیلاتے ہوئے گردش کر رہا تھا۔ باقی سارے سانپ اپنے اپنے بلوں میں گھس گئے تھے۔

ماریا نے ایک طرف غوطہ لگایا اور سفید دھوئیں میں سے ہو کر زمین پر سے ایک بھاری پتھر اٹھا لیا۔ وہ شیش ناگ

کے سر پر بالکل اوپر آ گئی اور پوری طاقت سے اس کے درمیان والے سینگ پر ایک پتھر مارا سینگ کٹاک کی آ
کے ساتھ ٹوٹ کر گر پڑا۔

سینگ کا گرنا تھا کہ شیش ناگ کے بارہ منہ کھل گئے ان سے ایسی پھنکاریں نکلیں کہ غار میں بھاری پتھر بھی اپنی جگہوں سے ہل گئے مگر شیش ناگ کے سر سے سیاہ خون کا فوارہ اچھلنے لگا تھا۔ سفید دھواں نکلنا رک گیا تھا ماریا اس طرف آئی جہاں شیش ناگ کے سر کا سینگ گرا تھا اس نے سینگ کو اٹھا لیا اور غار سے باہر نکل آئی باہر آتے ہی اس نے دو پتھروں کو رگڑ کر چنگاڑیاں پیدا کیں اور سینگ کو آگ لگا دی آگ کا لگنا تھا کہ غار میں سے بھیانک آوازیں آنے لگیں۔ تیز ہواؤں کا طوفان برپا ہو گیا تھا غار میں چیخ و پکار شروع ہو گئی سانپوں کی پھنکاروں سے بڑے بڑے پتھر لڑھک کر غار سے باہر آ گئے پھر باری باری سارے کے سارے سانپ غار سے باہر آ کر تڑپنے لگے۔ ماریا شیش ناگ کا انجام دیکھنے کے لیے غار میں داخل ہو گئی۔

یہ اس نے غلطی کی تھی۔

شیش ناگ مر رہا تھا اور اپنے دشمن سے انتقام لینے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے لیے کھول رہا تھا ماریا اندر داخل ہوئی تو مرتے ہوئے شیش ناگ کو محسوس ہو گیا کہ اس کا غیبی دشمن غار میں آ چکا ہے۔

ماریا شیش ناگ کو دیکھ رہی تھی کہ وہ غار کے فرش پر پتھروں میں پڑا تڑپ رہا تھا اس کے سارے منہ جل کر سیاہ ہو چکے تھے صرف درمیان والا منہ باقی ہے جس کے پھن کا رنگ سرخ ہو گیا ہے اور ابھی سے رہ رہ کر آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ شیش ناگ مر رہا تھا مگر اس کو اپنے دشمن کی موجودگی کا احساس ہو چکا تھا ماریا کے جسم کی لہریں مرتے ہوئے شیش ناگ کے جسم سے برابر ٹکرا رہی تھیں شیش ناگ نے آخری ہچکی لینے سے پہلے اپنے پھن کو ایک جھٹکا دیا۔ اس کا پھن گردن سے الگ ہو کر فضا میں بلند ہوا اور ماریا کے جسم کے ساتھ آ کر ٹکرایا۔ یہ پھن نہیں تھا آگ کا کوئی دہکتا ہوا انگارہ تھا کہ جس نے ماریا کے جسم کو آگ لگا دی۔ وہ آگ کا شعلہ بن چکی تھی اس غیبی جسم کی لہریں آگ کے شعلوں میں بدل گئی تھیں۔

ماریا چیخ مار کر غار سے باہر بھاگی۔

درخت کی بلندی پر بیٹھے ہوئے ناگ نے جونہی غار کے اندر سے آگ کا شعلہ باہر نکلتے دیکھا وہ تیزی سے فضا میں بلند ہوا اور غوطہ لگا کر غار کے باہر پہنچ گیا اُسے ماریا کا ہیولا آگ میں جلتا نظر آیا۔ ناگ نے سانس بھر کر انسان کی شکل اختیار کی اور جلتی ہوئی ماریا کے جسم پر ریت اُٹھا کر ڈالی۔ ماریا گر پڑی۔ شعلے بجھ گئے۔ ماریا غیبی حالت سے ظاہری حالت میں آ گئی۔

ناگ نے دیکھا کہ اس کا سارا جسم جل کر سیاہ ہو چکا تھا اس کے سر پر ایک بھی بال نہیں تھا اس کی آنکھیں بند تھیں اور جسم سیاہ لکڑی کا ٹکڑا بن چکا تھا۔ ناگ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ غار میں مقناطیسی کشش نہیں آ رہی تھی

ناگ تیزی سے غار کے اندر گیا۔ اندر شیش ناگ کی لاش پڑی تھی۔ شیش ناگ مر چکا تھا غار کے باہر اس کے باڈی گارڈ سانپ بھی مرے پڑے تھے۔ ناگ نے جلدی سے شیش ناگ کی گردن مروڑ ڈالی اس کے مردہ جسم سے چربی کا ایک ٹکڑا لے کر باہر کی طرف بھاگا دس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چربی کے ٹکڑے کو ناگ نے ماریا کے سارے جسم پر مل دیا ناگ کو معلوم ہو گیا تھا کہ ماریا پر شیش ناگ کے کٹے ہوئے پھن نے حملہ کر کے اسے جلا ڈالا ہے اس کا فوری علاج ہی تھا کہ ماریا کے جلے ہوئے سیاہ جسم پر شیش ناگ کی چربی مل دی جائے اس سے موت کا عمل رک جاتا تھا۔ ناگ سے ماریا کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔

اس نے ماریا کو اٹھایا۔ کاندھے پر رکھا اور پہاڑی سے نیچے اتر آیا یہاں ایک کھوہ میں اس نے زمین صرف کر کے ماریا کو لٹا دیا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس علاقے کے سب سے دانا اور عقلمند سانپ کو بلایا تھوڑی ہی دیر میں سانپ اس کے سامنے آگیا۔

اب وہ ناگ دیوتا کے حکم کو نہیں ٹال سکتا تھا

ناگ نے کہا۔

دوستو۔ اس صحرا میں اگر کہیں ناگ پھن کی بوٹی ہے تو اسے فوراً لے کر میرے پاس آؤ۔

سانپ نے ادب سے سر جھکا کر کہا۔

وو جو حکم عظیم ناگ دیوتا اور عظیم شیش ناگ!

یہ کہکر سانپ فوراً چلا گیا اب ناگ، ناگ دیوتا بھی تھا اور شیش ناگ بھی تھا اس کے عہدے میں زبردست اضافہ ہو گیا تھا اب دنیا کا ہر سانپ اسکے حکم کا پابند تھا۔ ناگ پھنی ایک ایسی بوٹی تھی کہ جس کی شکل ناگ کے پھن سے ملتی جلتی تھی اگر یہ بوٹی پیس کر کسی جلتے ہوئے بے ہوش انسان کے جسم پر چھڑک دی جائے تو وہ ہوش میں آجاتا تھا اور اس کی زندگی بچ جاتی تھی۔

سانپ تھوڑی ہی دیر میں ناگ پھنی کی بوٹی لے کر آگیا۔ ناگ نے اس بوٹی کو پتھروں پر کوٹ کر پیسا اور اس کا برادہ ماریا کے جلے ہوئے جسم پر چھڑک دیا مگر ماریا کو ہوش نہ آیا وہ اسی طرح ایک جلی ہوئی سیاہ لاش کی طرح پڑی رہی۔ سانپ نے ناگ کے آگے سر جھکا کر کہا۔

وو عظیم ناگ دیوتا۔ عورت شیش ناگ کے پھن سے جلی ہوئی ہے اس کا علاج صرف ایک حکیم ہی کر سکتا ہے۔ بغداد شہر کے ایک محلے میں ایک نابینا حکیم رہتا ہے۔ میں دس برس ان کے گھر میں رہا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلے ہوئے کا علاج کیا اور وہ ٹھیک ہو گئے۔
عظیم ناگ ہو۔ اگر آپ اس عورت کو اس نابینا حکیم
کے پاس لے جائیں تو یہ بچ سکتی ہے۔
ناگ نے سانپ سے پوچھا۔
"اس حکیم کا نام کیا ہے؟"
سانپ بولا۔
ناگ دیوتا اس حکیم کو سب لوگ نابینا حکیم کے
نام سے ہی پکارتے ہیں بغداد کے پرانے محلے
کے ایک مکان میں وہ اپنی بیٹی لیلیٰ کے ساتھ
رہتا ہے جو اس کی خدمت کرتی ہے۔
ناگ نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں اس حکیم کے پاس اسے لیئے
جاتا ہوں۔ اب تم جا سکتے ہو۔"
سانپ نے ادب سے تین بار ناگ کو سر جھکا کر سلام کیا
اور جدھر سے آیا تھا ادھر ہی کو واپس چلا گیا۔
دن کی روشنی وادی اور صحرا میں پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ
نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے جسم کی چادر اتار کر ماریا کے
جلے ہوئے جسم پر ڈال دی پھر اسے کھوہ میں چھوڑ
کر سڑک پہ آ گیا کہ اس کو لے جانے کے لیے کسی سواری

کا بندوبست کیا جائے تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد
ادھر سے ایک کسان چھکڑا لیئے گزرا۔ ناگ کے پاس سوائے
ایک چاندی کے سکے کے اور کچھ نہیں تھا۔ ناگ نے کسان
سے کہا۔
"میری ایک بہن بیمار ہے اور بے ہوش ہے میں
اسے شہر حکیم کے پاس لے جانا چاہتا ہوں اگر تم
اسے چھکڑے پر لیٹا کر لے گئے تو میں تمہیں
چاندی کا سکہ دوں گا۔"
کسان راضی ہو گیا۔ ناگ کھوہ میں گیا۔ ماریا کی چادر
میں لپٹی ہوئی لاش کو اٹھایا اور چھکڑے میں لا کر ڈال دیا
ماریا کو ہلکا ہلکا سانس آ رہا تھا مگر وہ ایک مردہ لگ
رہی تھی ناگ کے دل میں یہ خیال آنا شروع ہو گیا تھا
کہ کہیں ماریا کی موت کا وقت نہ آن پہنچا ہو۔
بغداد شہر کے محلے میں حکیم نابینا کا مکان تلاش کرنے
میں ناگ کو کوئی دیر نہ لگی وہ بڑا مشہور بوڑھا حکیم
تھا۔ ناگ نے ماریا کے نیم مردہ جلے ہوئے جسم کو اس کے
سامنے لے جا کر ڈال دیا یہ حکیم بوڑھا تھا اور اسے
آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا تھا اس کی خوبصورت سیاہ
بالوں اور سیاہ آنکھوں والی فرشتوں ایسی شکل والی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

معصوم بیٹی لیلیٰ اس کے پاس بیٹھی تھی
ناگ نے کہا۔ "حکیم صاحب۔ یہ میری بہن ہے۔ یہ گھر میں
کھانا پکا رہی تھی کہ اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔
اور یہ جل گئی مگر اس کا سانس ابھی آ رہا ہے کیا آپ
اسے بچا سکتے ہیں۔

حکیم نابینا نے کپڑا ہٹا کر ماریا کے جسم پر ہاتھ رکھا
اور اپنی بیٹی لیلیٰ سے کہا

لیلیٰ بیٹی۔ اندر سے مرہم والا مرتبان لے آ۔

لیلیٰ چلی گئی تو حکیم نابینا نے ناگ سے پوچھا

کیا میری بیٹی چلی گئی ہے۔

"ناگ نے کہا،،

"جی ہاں،، وہ اب یہاں نہیں ہے،،

ناگ سوچنے لگا کہ حکیم نے اپنی بیٹی کو اگر مرہم لینے
بھیجا ہے تو پھر اس سے خاص طور سے کیوں پوچھ
رہا ہے کہ کیا اس کی بیٹی چلی گئی ہے۔

حکیم نے آہستہ سے پوچھا۔

تم کون ہو اور اسے لے کر کہاں سے آئے ہو؟،،

ناگ نے کہا۔ حکیم صاحب میں ایک مصری نوجوان ہوں
اور یہ میری بہن ہے ہم بغداد کے ایک محلے میں آباد

ہیں میری بہن کھانا پکا رہی تھی کہ اس کے کپڑوں
میں آگ......

حکیم نابینا نے ناگ کی بات کاٹ کر کہا

بیٹا مجھے اس لڑکی کے جلے ہوئے جسم سے جس
قسم کی بو آ رہی ہے وہ مجھے بتاتی ہے کہ یہ لڑکی
چولہے کی آگ سے نہیں جلی۔

ناگ ایکدم چونک سا پڑا۔ یہ تو بڑا ذہین حکیم لگتا ہے
اس نے کہا،

"آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے حکیم جی۔ میری
بہن کھانا پکا رہی تھی کہ.......

حکیم نابینا مسکرایا اور بولا

میرا علم مجھے بتا رہا ہے کہ اس لڑکی کو سانپوں
کے کسی بادشاہ نے اپنی پھنکار سے جلایا ہے
مجھے اس کے جلے ہوئے جسم سے سانپ کے پھن
کی بو آ رہی ہے۔

ناگ تو دنگ رہ گیا۔ حکیم نابینا نے کمال کر دکھایا تھا۔
اب ناگ کو یہ خطرہ پڑ گیا کہ حکیم کو ساری بات کا علم نہ ہو
جائے کہیں اسے یہ بھی پتہ نہ چل جائے کہ ناگ اصل میں انسان
نہیں ہے بلکہ ایک سانپ ہے اس نے بات کو ٹالنے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"جی۔۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سانپ سے میری بہن کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو گیا ہو کہ چولہے میں پہلے سے کہیں سانپ چھپا ہوا ہو اور آگ لگنے سے اس نے پھنکار ماری ہو اور میری بہن کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ہو۔

حکیم نابینا نے کچھ دیر چپ رہا اور ماریا کے جسم کی دو ایک جگہوں پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگا۔ ہو سکتا ہے ایسا ہی ہوا ہو ناگ خوش ہوا کہ بات آگے نہیں بڑھی اور وہیں ختم ہو گئی ہے۔ اس نے کہا۔

"حکیم جی۔ کیا میری بہن اچھی ہو جائے گی۔

حکیم نابینا بولا۔ بیٹا میں اس کے جسم پر ایک مرہم کی مالش کیئے دیتا ہوں اس کے بعد تمہیں بتاؤں گا کہ اس کا اصلی علاج کیا ہے۔ ناگ خاموش ہو گیا۔ حکیم کی بیٹی لیلا مرہم کا مرتبان لے کر آ گئی۔ اور اسے کھول کر حکیم کے آگے رکھ دیا۔ اس نے مرتبان میں سے مرہم نکالی اور ماریا کے جسم پر لگا کر تیل میں بھگوئی ہوئی پٹیاں لپیٹ کر اوپر چادر ڈال دی اور اپنی بیٹی سے کہا۔

"لیلیٰ بیٹی اس مریضہ کو دوسری منزل میں کھڑکی کے پاس چارپائی پر رکھوا دو۔

ناگ اور لیلیٰ نے ماریا کو چادر میں لپیٹ کر اٹھایا اور مکان کی دوسری منزل میں کھڑکی کے سامنے بچھی ہوئی چارپائی پر لا کر ڈال دیا۔ یہاں تازہ ہوا اندر آ رہی تھی ناگ نے لیلیٰ سے پوچھا۔

"میری بہن اچھی ہو جائے گی لیلیٰ!"

لیلیٰ مسکرائی۔ کہنے لگی "یہ تو میرے بابا جان کو ہی معلوم ہے" اور لیلیٰ خاموشی سے سیڑھیاں اتر کر اپنے باپ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ حکیم نابینا اس وقت ایک دوسرے مریض سے باتیں کر رہا تھا۔ ناگ خاموشی سے قالین پر ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ حکیم نے ہدایت کی تھی کہ مریضہ کو کھڑکی کے آگے لیٹا کر تنہا چھوڑ دیا جائے ناگ نے دیکھا کہ اگرچہ یہ بوڑھا نابینا تھا مگر وہ لوگوں کے جسموں کی خوشبو سے انہیں پہچان لیتا تھا۔ اور اس کا ہاتھ ٹھیک شیشی اور مرتبان کو اٹھاتا تھا کسی وقت وہ اگر کوئی دوائی دور پڑی ہو تو اپنی بیٹی لیلیٰ سے کہتا تھا کہ اسے اٹھا کر دے دے۔

جب سب مریض چلے گئے تو حکیم نابینا نے ناگ سے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بیٹا تم نے اپنا نام نہیں بتایا۔"

ناگ بڑا حیران ہوا کہ نابینا کو معلوم تھا کہ ناگ یہاں بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے یونہی مذاق میں حکیم سے پوچھا۔

"بابا! آپ تو دیکھ نہیں سکتے۔ پھر آپ کو کیسے اندازہ ہوا کہ میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔"

نابینا حکیم مسکرایا اور کہنے لگا۔

"مجھے تمہاری خوشبو آ رہی ہے یہ خوشبو جب تم پہلی بار میرے پاس آئے تھے تو میں نے محسوس کی تھی"

ناگ کچھ پریشان سا ہو گیا کہیں اسے سانپ کی خوشبو تو نہیں آ رہی کہیں اس تجربہ کار۔ دانشمند حکیم کو پتہ تو نہیں چل گیا کہ میں سانپ ہوں۔ ناگ نے اسی وہم کو دور کرنے کے لیے پوچھا۔

"بابا میرے جسم کی خوشبو کیسی ہے؟"

"حکیم نابینا اسی طرح مسکرا رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"یہ میں تمہیں پھر کسی وقت بتاؤں گا۔ لیکن خوشبو اچھی ہے۔"

حکیم نے معمے کو اور الجھا دیا تھا۔ اس کے یہی لگتا تھا کہ اسے علم ہو چکا ہے کہ ناگ اصل میں ایک سانپ ہے جو انسان کی شکل میں اس کے پاس آیا ہے۔ لیکن ناگ نے یہ سوچ کر اس بات پر زیادہ دھیان کہ اس بوڑھے حکیم سے کیا لینا دینا ہے۔ وہ ماریا کے علاج کے لیے آیا ہے۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی تو اسے لے کر چلا جائے گا۔ ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموش رہا۔ حکیم نے دوبارہ سوال کیا۔

"بیٹا تم نے اپنا نام ابھی تک نہیں بتایا اور یہ بھی نہیں بتایا کہ تمہاری بہن کا کیا نام ہے"

ناگ نے کہا۔

"میرا نام جبار ہے اور میری بہن کا نام غزالہ ہے"

حکیم نابینا مسکرایا اور بولا۔

"اچھے نام ہیں۔ اب تم ایسا کرو کہ جا کر اپنے گھر آرام کرو۔ شام کو یہاں آ جانا۔ کیونکہ مریضہ کو شام تک آرام کرنا ہوگا۔ اس کے بعد میں اسے ایک اور دوائی لگاؤں گا"

ناگ بولا۔

"اچھا بابا جان میں پھر شام کو آؤں گا۔ آپ کا معاوضہ کیا ہوگا؟"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"یہ بعد کی باتیں ہیں۔ جب تمہاری بہن اچھی ہو جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گی تو دیکھا جائے گا"

ناگ نے جلدی سے پوچھا۔

"بابا جان! کیا میری بہن بچ جائے گی؟"

حکیم نابینا نے کہا۔

"موت اور زندگی ربِ عظیم کے ہاتھ میں ہے میں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گا"

ناگ حکیم نابینا کا شکریہ ادا کر کے واپس چلا آیا۔

وہ بغداد شہر کے بازاروں میں پھرنے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ کسی وقت وہ منہ اوپر اٹھا کر فضا میں سونگھ بھی لیتا تھا کہ شاید اُسے عنبر اور کیٹی کی خوشبو آ جائے۔ مگر فضا میں صرف ماریا کی ہلکی ہلکی خوشبو تھی، عنبر اور کیٹی کی خوشبو بالکل نہیں تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اس شہر میں نہیں تھے۔

شام ہو گئی تو ناگ شہر کی آوارہ گردی کرتا ہوا واپس حکیم نابینا کے مکان پر آ گیا۔ اس وقت حکیم نابینا اپنے کمرے میں اکیلا بیٹھا قہوہ پی رہا تھا۔ لیلیٰ ابھی ابھی اسے قہوہ دے کر باورچی خانے کی طرف گئی تھی۔ جونہی ناگ کمرے میں داخل ہوا حکیم نابینا بولا۔

"آ گئے جبار بیٹا؟"

"آپ نے ایک دم معلوم کر لیا بابا جان؟" ناگ نے حیرانی سے کہا۔

حکیم نابینا نے کہا۔

"مجھے تمہاری خوشبو آ گئی تھی"

ناگ نے پوچھا کہ اس کی بہن کی حالت کیسی ہے۔ حکیم نابینا نے قہوے کی پیالی تھالی میں رکھ دی اور بولا۔

"بیٹا تمہاری بہن کی جان بچتی نظر نہیں آتی"

ناگ گھبرا سا گیا۔ کہنے لگا۔

"یہ آپ کیا فرما رہے ہیں بابا جان! آپ نے تو کہا تھا کہ وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"میرا خیال تھا کہ میری دوا اسے ٹھیک کر دے گی۔ مگر اسے سانپ کے پھن نے جلایا ہے۔ اس کا علاج میرے پاس نہیں ہے۔ بلکہ اس دنیا میں کسی بھی حکیم کے پاس نہیں ہو گا"

ناگ سخت مایوس ہو گیا۔ بولا۔

"بابا جان! آپ اتنے بڑے حکیم ہیں۔ خدا کے لیے کچھ اور غور کیجیے۔ آخر دنیا میں کوئی تو دوا ایسی ہو گی کہ جس سے میری بہن پھر سے تندرست ہو سکے گی"

حکیم نابینا خاموش ہو گیا۔ لگتا تھا وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔ پھر اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس کا علاج ہے۔ ایک علاج ہے۔ مگر اتنا مشکل ہے اور اس کا حاصل کرنا اس قدر دشوار ہے کہ اس کے بارے میں سوچنا بھی بیکار ہے"

ناگ نے جلدی سے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی کہ وہ کیا علاج ہے۔ میں اسے حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا"

حکیم نابینا نے کہا۔

"تو پھر غور سے سنو۔ مجھے تمہاری بہن کی جان بچانے کے لیے اس وقت ایک ایسے انسان کی ضرورت ہے۔ جو اصل میں سانپ ہو اور انسانی شکل میں چل پھر رہا ہو۔ وہی سانپ انسان تمہاری بہن کا علاج ہے۔ کیا تم کہیں سے ایسا انسان لا سکتے ہو؟"

ناگ پھٹی پھٹی نگاہوں سے حکیم نابینا کے چہرے کو تکنے لگا۔ اسے پتہ چل گیا ہے کہ ناگ اصل میں سانپ ہے؟ اس نے کہا۔

"میں —— میں کوشش کروں گا۔ میں ایسے انسان کو آپ کے پاس لانے کی کوشش کروں گا"

حکیم نابینا نے مسکرا کر آہستہ سے کہا۔

"ناگ بیٹا! انہیں لانے کی کیا ضرورت ہے۔ تم خود کیوں نہیں اپنے آپ کو پیش کر دیتے آخر تم بھی تو اصل میں ایک سانپ

ہو"

ناگ اپنی جگہ سے اچھل سا پڑا۔ آج تک کسی عام انسان نے اُسے اتنی جلدی نہیں پہچانا تھا۔ اُسے پہلے ہی شک پڑ گیا تھا کہ یہ نابینا حکیم کوئی بہت ہی ذہین اور تجربہ کار انسان ہے۔ اس نے کہا۔

"بابا جان! اب جبکہ آپ کو میرے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا ہے تو میں حاضر ہوں۔ میں اپنی بہن غزالہ کی جان بچانے کے لیے اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہوں"

حکیم نابینا نے کہا۔

"تمہیں اپنی جان قربان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ غزالہ کو تمہاری جان کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

ناگ کو یہ جان کر تسلی ہوئی کہ حکیم نابینا کو یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سانپ ہے مگر اسے ماریا کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا۔ چنانچہ وہ اُسے غزالہ کے نام ہی سے پکار رہا تھا۔ اسے اپنی حکمت اور تجربے کی بنا پر اس راز کو پا لیا تھا کہ ناگ اصل میں سانپ ہے اور انسان بن کر زندگی بسر کر رہا ہے۔

اس نے کہا۔

"تو پھر بابا جان! مجھے اپنی بہن کی جان بچانے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"سنو ناگ بیٹا! تمہارا یہ راز میرے سینے میں محفوظ رہے گا۔ میری بیٹی لیلیٰ کو بھی یہ علم نہ ہو سکے گا کہ تم اصل میں ایک سانپ ہو۔ تم کو آج رات سانپ بن کر اپنی بہن کی چارپائی کے گرد ایک ہزار چکر لگانے ہوں گے۔ یہ کام تمہیں رات کے اندھیرے میں سورج کی کرنیں نکلنے سے پہلے مکمل کر دینا ہو گا۔ کیا تم تیار ہو؟"

"میں تیار ہوں بابا جان!" ناگ نے کہا۔

"اندھیرا ہوتے ہی تم اوپر والے کمرے میں چلے جانا۔ میں اپنی بیٹی لیلیٰ کو منع کر دوں گا کہ اس کمرے میں رات کو کوئی نہ جائے۔ جب اندھیرا ہو تو تم سانپ بن کر وہاں داخل ہو جانا اور پھن دار کالا سانپ بننا۔"

ناگ نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا بابا جان۔ کیا میری بہن پھر صحت مند ہو جائے گی۔ وہ زندہ ہو جائے گی؟"

حکیم نابینا نے کہا۔

"پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم اپنا فرض پورا کرو۔"

جب اندھیرا گہرا ہو گیا تو ناگ ایک کالے پھن دار سانپ کی شکل اختیار کی اور حکیم نابینا کے مکان کی دوسری منزل کے

روشندان میں سے اندر داخل ہو گیا۔ ماریا کا بے حس جلا ہوا جسم چارپائی پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر کپڑا پڑا ہوا تھا۔ ناگ نے جاتے ہی اس کی چارپائی کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے۔ ایک ہزار چکر لگانا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن ماریا ناگ کی بہن تھی اور وہ اپنی بہن کی زندگی کے لیے اپنی جان بھی قربان کر سکتا تھا۔ بہن بھائیوں کی محبت تو بڑی مقدس محبت ہوتی ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غیبی سانپ

ایک ہزار چکر بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

ایک بار تو خود ناگ کو چکر آ گیا۔ وہ دس چکر لگاتا اور تھوڑی دیر کے لیے آرام کرتا۔ اسی طرح جب اس نے ایک ہزارواں چکر پورا کیا تو کھڑکی کے باہر بغداد کے شہر میں دن کی ہلکی ہلکی روشنی اُبھرنا شروع ہو گئی تھی۔ ناگ تھک کر ماریا کی چارپائی کے سرہانے کی طرف بیٹھ گیا۔

ابھی سورج نہیں نکلا تھا۔ سورج کی ایک بھی کرن نہیں پھوٹی تھی۔ ناگ کو خطرہ تھا کہ اگر سورج نکل آیا تو اس کی ساری محنت ضائع ہو جائے گی۔ اس نے ہزار چکر پورے کر لیے تھے۔ اب اس نے اپنا پھن اوپر اٹھایا اور ماریا کے جسم پر اپنی پھنکار کی تیز تیز ہوا ڈالی۔

اس کام سے فارغ ہو کر وہ ماریا کی چارپائی کی پائنتی کی طرف آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں سورج نکل آیا۔ بغداد کے مکانوں کی اونچی دیواروں پر سورج کی پہلی کرنیں پڑنے لگیں۔ ناگ

کو کسی کے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ قدموں کی آواز ظاہر کر رہی تھی کہ کوئی دیوار کے ساتھ ہاتھ رکھے ٹٹول ٹٹول کر آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ سوائے حکیم نابینا کے اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر دروازہ آہستہ سے کھلا۔

ناگ نے اپنا پھن گھما کر دیکھا۔ حکیم نابینا کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر دیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چمڑے کا تھیلا تھا۔ حکیم نابینا نے آواز دی۔

"ناگ! کیا تم سانپ کی شکل میں ہی ہو؟"

ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ حکیم نابینا بھلا سانپ کی زبان کیسے سمجھ سکتا تھا۔ حکیم بولا۔

"تم سانپ کی آواز میں جواب دو ناگ! میں تمہاری زبان سمجھ لوں گا۔ میں نے بیس برس سانپوں کے درمیان مصر کے جنگل میں گزارے ہیں۔"

ناگ بڑا حیران ہوا۔ اس نے کہا۔

"بابا! میں ابھی تک سانپ کی شکل میں ہی ہوں میں نے ایک ہزار چکر بھی پورے کر لیے ہیں اور تمہارے کہنے کے مطابق اپنی بہن کے جسم پر اپنی پھنکار بھی مار دی ہے۔"

حکیم نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم نے اچھا کیا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ سارا کام تم نے سورج کی کرن پھوٹنے سے پہلے پہلے کیا تھا ناں؟"

"جی ہاں۔۔ سورج اس کے بعد نکلا تھا"، ناگ نے جواب دیا۔ حکیم نابینا آگے بڑھ کر ماریا کی چارپائی کے قریب آکر بیٹھ گیا اور ناگ سے کہنے لگا۔

"کیا میرا چہرہ غزالہ کی طرف ہے ناں؟ میں اندازے سے آکر بیٹھ گیا ہوں"

ناگ نے کہا۔

"جی ہاں۔۔ آپ کا چہرہ غزالہ کی طرف ہے۔ کیا میں واپس انسان کی شکل میں آجاؤں؟"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"نہیں، تم سے ابھی ایک کام لینا باقی ہے۔ تھوڑی دیر انتظار کرو"

حکیم نے چمڑے کے تھیلے میں سے نیلے رنگ کی دو شیشیاں نکال کر فرش پہ رکھ دیں۔ پھر ان میں سے ہرے رنگ کا تیل نکال کر ماریا کے پاؤں کے دونوں تلوؤں پہ لگایا اور ناگ سے کہا۔

"اب تم اپنی بہن کے تلوؤں پہ ڈس دو۔ دونوں تلوؤں پہ ڈسنا اور اپنا سارا زہر اس کے خون میں

داخل کر دینا"

ناگ سوچ میں پڑ گیا۔

"بابا! کیا تمہارا یہ فیصلہ درست ہے؟ میرا زہر بڑا قاتل ہوتا ہے۔ اس سے تو درخت میں آگ لگ جاتی ہے"

حکیم نے کہا۔

"ناگ! جو کچھ میں کہتا ہوں تم ویسے ہی کرو، گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تمہاری بہن کا یہی علاج ہے۔ اس کا جسم بالکل تندرست ہو جائے گا"

ناگ مجبور ہو گیا۔ وہ رینگتا ہوا چارپائی کی پائنتی کی طرف گیا اور اس نے باری باری ماریا کے دونوں پاؤں کے تلوؤں میں ڈس دیا۔ اسے محسوس ہوا کہ ماریا کے جسم نے پہلی بار ذرا سی حرکت کی۔ ناگ خوش ہوا کہ اس میں جان پڑنے لگی ہے۔ ناگ نے حکیم نابینا کو بتایا کہ اس نے بہن کو ڈس دیا ہے۔ حکیم نابینا نے مسکرا کر ایک اور شیشی نکالی جو لکڑی کی بنی ہوئی تھی۔ اس میں ایک سلائی ڈال کر اس کے آگے سرمے کی طرح کی سیاہ دوائی لگائی اور ناگ سے کہا۔

"اب تم انسانی شکل میں واپس آجاؤ"

ناگ نے ایک ہلکی سی پھنکار ماری اور وہ دوبارہ اپنی اصلی شکل میں آگیا۔ اس نے حکیم سے کہا کہ میں نے انسانی شکل اختیار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر لی ہے۔ حکیم بولا۔
"یہ سلائی پیچھے سے بڑے آرام کے ساتھ اپنے ہاتھ میں پکڑو اور اپنی بہن کے ماتھے پر اس کی دو لکیریں ڈال دو۔ جلدی کرنا۔ دیر مت کرنا"
ناگ نے سلائی حکیم نابینا کے ہاتھ سے لے لی اور ماریا کے جلے ہوئے سیاہ ماتھے پر اس سے دو لکیریں بنا دیں۔ حکیم نابینا کو جب پتہ چلا کہ ناگ نے لکیریں ڈال دیں ہیں تو اس نے کہا۔
"ناگ! اب میرے ساتھ نیچے آ جاؤ۔ تمہاری بہن آج کا سارا دن اور ساری رات اسی طرح پلنگ پر پڑی رہے گی۔ اسے اب تم کل شام کو آ کر دیکھنا"
ناگ نے بے تابی سے پوچھا۔
"کیا میری بہن تندرست ہو گئی ہو گی بابا؟"
"یہ تم کل آ کر دیکھ لو گے۔ اب میرے ساتھ آؤ"
حکیم نابینا نے ناگ کو ساتھ لیا اور نیچے اپنے کمرے میں آ گیا۔ لیلی اپنی کسی سہیلی کے ہاں گئی ہوئی تھی۔ حکیم نابینا نے کہا۔
"ناگ! میرے پاس سونا بنانے کا نسخہ موجود ہے۔ کسی زمانے میں میں نے سونا بنا بھی لیا تھا۔ مگر پھر اس کام سے توبہ کر لی۔ کیوں کہ میں نے دیکھا جو سکون اور خوشی اپنی محنت کی کمائی میں ہے سونے

اور دولت میں نہیں ہے"
ناگ نے کہا۔
"آپ نے ٹھیک فرمایا، بابا! میں نے کتنے ہی لوگوں کو خزانے کی تلاش میں جاتے دیکھا ہے مگر ان میں سے کوئی بھی زندہ بچتے نہیں دیکھا"
حکیم نابینا بولا۔
"یہ بات میں نے تمہیں اس لیے بتائی ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے سونا بنانے کا نسخہ بھاری دولت کے عوض طلب کیا تھا مگر میں نے انہیں دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس نسخے کو محض ایک تاریخی دستاویز کے طور پر رکھا ہوا ہے۔ ورنہ میں اسے جلا ڈالنا چاہتا تھا"
ناگ خاموشی سے حکیم نابینا کی دلچسپ باتیں سن رہا تھا۔ پھر حکیم نے اسے کہا کہ وہ بھی کچھ سنائے۔
"ناگ! تم میرا خیال ہے کہ دو تین سو برس سے تو ضرور زندہ ہو گے۔ کیا تم مجھے پرانے زمانے کی سچی باتیں نہیں سناؤ گے؟ یہ بتاؤ تم تو سانپ ہو۔ پھر یہ تمہاری بہن کہاں سے آ گئی۔ کیا یہ بھی سانپ ہے؟" اور اسے آگ لگنے کا اصل قصہ کیا ہے؟"
ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بابا جان! میں آپ سے معذرت چاہوں گا کہ یہ باتیں مجھے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بس آپ سمجھ لیں کہ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں اور کبھی موقع آیا تو میں بھی آپ کے ضرور کام آؤں گا۔"

حکیم نابینا اپنی لمبی سفید داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرانے لگا۔

"اچھا بھئی تمہاری مرضی۔ نہ بتاؤ۔ میرا خیال ہے کہ آج رات تم میرے گھر پر ہی قیام کرنا۔ کہاں کسی سرائے میں یا جنگل میں جاؤ گے۔"

ناگ کہنے لگا۔

"اچھا بابا جان ــ میں یہیں ٹھہر جاؤں گا۔"

o

دن کے وقت ناگ شہر میں اِدھر اُدھر پھرتا سیریں کرتا رہا۔ اس کا ایک مقصد اس آوارہ گردی سے یہ بھی تھا کہ شاید کسی طرف سے عنبر یا کیٹی کی خوشبو آجائے۔ مگر ان کی خوشبو کا دُور دُور تک نشان تک نہیں مل رہا تھا۔ رات کو وہ حکیم کے مکان پر آگیا۔ لیلیٰ رات کا کھانا چُن رہی تھی۔ اس نے بابا سے کہا۔

"بابا جان! جبار بھائی آگیا ہے۔"

حکیم نابینا ہنس کر کہنے لگا۔

"مجھے پتہ چل گیا ہے بیٹی۔"

پھر اس نے ناگ سے کہا کہ وہ بھی کھانا کھائے۔ ناگ کو بھوک پیاس تو چھ چھ مہینے کے بعد ہی لگتی تھی لیکن حکیم صاحب کا دل رکھنے کے لیے وہ بھی کھانے میں شریک ہوگیا۔ کھانے کے بعد وہ قہوہ پینے اور باتیں کرنے لگے۔ لیلیٰ دن بھر کے کام کاج تنگ آگئی تھی۔ وہ اسی جگہ کونے والے پلنگ پر لیٹ کر سوگئی۔ حکیم نابینا کو بھی نیند آنے لگی تو اس نے کہا۔

"ناگ بیٹا! اگر تم چاہو تو اسی جگہ سو سکتے ہو۔ اگر الگ سونا چاہو تو اوپر غزالہ کے سامنے والی کوٹھڑی خالی ہے وہاں جاکر سو جاؤ۔"

ناگ نے کہا۔

"میں اوپر ہی جاکر سو جاتا ہوں۔ آپ یہاں آرام کریں۔"

ناگ اوپر والی خالی کوٹھری میں آگیا۔ سامنے والی کوٹھڑی بند تھی۔ اس کے اندر ماریا کا جلا ہوا جسم پلنگ پر پڑا تھا۔ ناگ کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس کے جسم میں کس قسم کی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور وہ تندرست ہو کر غائب ہو جائے گی یا نظر آنے لگے گی۔ وہ تو چاہتا تھا کہ ماریا پھر سے تندرست ہو جائے۔ اس کے جسم کی کھال ٹھیک ہو جائے چاہے وہ غائب رہے چاہے نظر آتی رہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہی سوچتے سوچتے ناگ کو اونگھ سی آ گئی۔

بغداد کی رات بڑی خاموش تھی۔ اس زمانے میں راتیں بڑی خاموش ہوتی تھیں۔ آج کے زمانے کے ٹرکوں، ویگنوں، رکشاؤں اور سکوٹروں کا شور نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کبھی کسی گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آ جاتی تھی۔ ناگ اونگھ میں ہی تھا کہ اچانک اسے ایک آواز سنائی دی۔ اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے غور کرنا شروع کیا کہ یہ آواز کس کی تھی؟ مگر ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کوئی آواز نہیں تھی۔ ناگ نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اس نے خواب میں کوئی آواز سنی ہو۔ وہ دوبارہ آنکھیں بند کرنے لگا تو وہی آواز پھر سنائی دی۔

یہ لیلیٰ کی آواز تھی۔ جس نے کہا تھا میرے بابا کو نہ مارو۔ میرے بابا کو نہ مارو۔ ناگ ایک دم سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ آواز نچلے کمرے سے آ رہی تھی۔ وہ زینے پر سے اُتر کر نیچے آ گیا۔ حکیم نابینا کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔

"اس نے کہا لیلیٰ بہن کون ہے اندر؟"

لیلیٰ نے چلا کر کہا۔

"جیا رہ بھائی! یہ لوگ میرے بابا۔۔۔۔۔"

اس کے ساتھ ہی کسی نے اس کے منہ پر جیسے ہاتھ رکھ دیا اور پھر ایک مرد کی بلند آواز گونجی۔

"اسے پکڑو جا کر۔۔۔۔"

اس کے ساتھ ہی دروازہ دھڑاک سے کھل گیا اور ایک خونخوار قسم کے آدمی نے ناگ کو گردن سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا اور اس کی گردن پر خنجر رکھ کر کہا۔

"چپکے سے یہاں بیٹھ جاؤ حرکت کی تو قتل کر دوں گا۔"

ناگ نے دیکھا کہ کمرے میں دیا جل رہا ہے۔ لیلیٰ کے ہاتھ پاؤں بندھے ہیں۔ حکیم نابینا کو دو آدمیوں نے دبوچ رکھا ہے۔ خنجر اس کی گردن پر رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی اس سے پوچھ رہا ہے۔

"اگر اب بھی تم بتا دو کہ سونا بنانے والا نسخہ کہاں پر ہے تو ہم تمہاری جان بخشی کر دیں گے ورنہ یاد رکھو۔ پہلے تمہاری بیٹی کی گردن ذبح کریں گے اور پھر تمہارے ٹکڑے کر ڈالیں گے۔"

حکیم بابا کہنے لگا۔

"تم چاہے مجھے قتل کر ڈالو۔ مگر میں تمہیں نسخہ نہیں بتاؤں گا۔ کیونکہ وہ ربِ عظیم کی امانت ہے میں یہ گناہ نہیں کروں گا۔"

وہ تین آدمی تھے۔ ایک آدمی خنجر لیے ناگ کے سر پر کھڑا تھا اس نے کہا۔

"ارے مار ڈالو اس کو۔ یہ اسطرح نہیں مانے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسرا بولا۔
"پہلے اس کی بیٹی کو قتل کریں۔ چلو۔ قتل کر ڈالو اس کی بیٹی کو۔"

ایک خونخوار آدمی خنجر لے کر لیلیٰ کی طرف بڑھا۔ لیلیٰ کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ حکیم نابینا نے چلا کر کہا

"میری بچی کو چھوڑ دو۔ اسے کچھ نہ کہو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں نسخہ کہاں ہے۔"

ڈاکو ہنسنے لگے۔

"اب آیا ہے یہ بڈھا سیدھی راہ پر۔ بتاؤ کہاں رکھا ہے تم نے وہ نسخہ؟"

حکیم نابینا آہستہ آہستہ تھکی ہوئی آواز میں انہیں بتانے لگا کہ نسخہ کس جگہ پر اس نے رکھا ہوا ہے۔ اب ناگ نہ تو صبر کر سکتا تھا اور نہ ہی اس کے پاس وقت باقی رہ گیا تھا۔ اس نے لیلیٰ کے دیکھتے دیکھتے ایک سانس اندر کو کھینچ کر چھوڑا اور غائب ہو گیا۔ اصل میں ناگ ایک ایسا سانپ بن گیا جو نظر نہیں آتا تھا۔

ناگ کو غیبی سانپ بننے کا خیال اسی وقت آیا تھا۔ جب اس نے شیش ناگ کے غار کے باہر کچھ ایسے سانپوں کی لاشیں پڑی ہوئی دیکھی تھیں جو پہلے غائب تھے لیکن مرنے کے بعد ظاہر ہو گئے تھے۔ ناگ کو دیوتا ہونے کے ناطے سے اس بات کا علم

تھا کہ دنیا کی سرزمین پر کچھ ایسے سانپ بھی ہیں جو غیبی حالت میں رہتے ہیں۔ مگر وہ کبھی خود غیبی سانپ نہیں بنا تھا۔ اسے کبھی غیبی سانپ بننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ اگر ضرورت پڑی بھی تھی تو کبھی اسے خیال نہیں آیا تھا۔ لیکن اب اس نے اپنے ذہن میں ایک غیبی سانپ کا تصور جمایا اور غیبی سانپ بن کر سب کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

لیلیٰ اور تینوں لٹیرے حیران رہ گئے کہ وہ کہاں غائب ہو گیا ہے۔

ایک ڈاکو بولا۔

"یہ کوئی جادوگر تھا۔"

دوسرے ڈاکو نے حکیم نابینا کی گردن دبوچ کر کہا۔

"جلدی بتا بڈھے سونے کا نسخہ کہاں ہے؟"

لیلیٰ نے چلا کر کہا۔

"بابا جان! جبار غائب ہو گیا ہے۔"

لیلیٰ کو معلوم نہیں تھا کہ جبار ناگ کا نام نہیں ہے۔ وہ اپنے بابا جان کو خبردار کر دینا چاہتی تھی کہ ناگ غائب ہو گیا ہے۔ شاید وہ ہمیں بچالے اس لیے سونے کے قیمتی نسخے کے بارے میں کچھ نہ بتانا۔ ایک ڈاکو نے لیلیٰ کو قتل کرنے کے لیے خنجر والا ہاتھ اوپر اٹھایا ہی تھا کہ سب نے ایک پھنکار کی آواز سنی اور پھر خنجر والے ڈاکو کی گردن پر ناگ نے ڈس دیا۔ غیبی سانپ بن کر ناگ کے زہر میں اتنی تیزی اور شدت پیدا ہو گئی تھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اس ڈاکو کا ہاتھ اوپر اٹھا ہی رہ گیا اور وہ ایک پتھر کے بت کی طرح پیچھے گرا اور پھر نہ اُٹھ سکا۔ اب ناگ نے اس ڈاکو پر حملہ کر دیا جو حکیم نابینا کو پکڑے ہوئے تھا۔

یہ ڈاکو پریشان کھڑا تھا کہ اس کے ساتھی کو کیا ہو گیا۔ کہ اِسے گردن پر یوں لگا۔ جیسے کسی نے کانٹا چبھو دیا ہو۔ اس کا حشر بھی وہی ہوا تیسرا ڈاکو بھاگنے لگا۔ مگر ناگ نے اُسے بھی دروازے کے پاس جا لیا اور اس کے منہ پر سامنے کی طرف سے ڈس دیا۔ اس کی لاش بھی وہیں گری ہوتی نظر آنے لگی۔

لیلیٰ نے خوش ہو کر کہا۔

"بابا جان جبار نے غائب ہو کر تینوں ڈاکوؤں کو مار ڈالا ہے۔"

وہ حیران تھی کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا اور جبار یعنی ناگ کیسے غائب ہو گیا۔ حکیم نابینا نے کہا۔

"رب عظیم نے ناگ کی شکل میں ہماری مدد کی ہے بیٹی لیکن ہمیں ناگ کا بھی شکریہ ادا کرنا ہو گا۔"

لیلیٰ نے پوچھا۔

"ناگ کون بابا جان؟"

ناگ فوراً اپنی اصلی انسانی شکل میں آ گیا اور بولا۔

"ناگ میں ہوں لیلیٰ بہن۔ میں ہی غائب ہوا تھا۔ اور میں نے ہی ان ڈاکوؤں کو ہلاک کیا ہے۔"

لیلیٰ ناگ کی طرف سہمی اور خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ حکیم نابینا نے کہا۔

"لیلیٰ بیٹی تم ناگ کی خفیہ طاقت کو نہیں جانتی تھیں۔ مجھے معلوم تھا۔ ربِ عظیم کا شکر ہے کہ یہ عین وقت پر آ گیا ورنہ ہمارا قیمتی نسخہ ایسے لوگوں کے پاس چلا جاتا جو اس کے قابل نہیں تھے۔ اور وہ لوگ نسخہ حاصل کرنے کے بعد ہمیں بھی قتل کر سکتے تھے۔"

لیلیٰ بولی۔

"ناگ بھیا! آپ کیسے غائب ہو گئے؟ مجھے ایک بار پھر غائب ہو کر دکھائیں۔ کیا آپ سانپ بن گئے تھے؟ کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ ان تینوں ڈاکوؤں پر سانپ کے زہر کا اثر ہوا ہے اور ان کے ناک منہ سے خون جا رہی ہے۔"

ناگ کہنے لگا۔

"لیلیٰ! اب جبکہ تم کو بھی میرا راز معلوم ہو گیا ہے تو پھر یہی سمجھ لو کہ میں نے ایک غیبی سانپ کا روپ دھارا کر تمہاری جان کے دشمنوں پر حملہ کیا تھا۔"

حکیم نابینا نے لیلیٰ سے کہا۔

"بیٹی اب تم سو جاؤ۔ رات تھوڑی باقی رہ گئی ہے۔ ناگ بیٹا! تم بھی اوپر جا کر آرام کرو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"سب سے پہلے مجھے اِن لاشوں کو ٹھکانے لگانا ہوگا"

ناگ اِن تینوں ڈاکوؤں کی لاشوں کو باری باری بوری میں ڈال کر باہر لے گیا اور رات کے اندھیرے میں ایک گندے نالے میں پھینک کر آگیا۔

حکیم نابینا نے اسے کہا کہ وہ اب جا کر آرام کرے۔ دوسرے دن دوپہر کے بعد کام سے فارغ ہو کر حکیم نابینا نے ناگ کو اپنے پاس بلایا اور کہا۔

"ناگ بیٹا! آج رات تمہاری بہن غزالہ کے جسم میں ایک زبردست تبدیلی پیدا ہو گی اور وہ دوبارہ جی اٹھے گی۔ کیا تم مجھے یہ نہیں بتاؤ گے اب کہ اصل میں اس کے ساتھ کیا حادثہ ہوا تھا؟"

ناگ نے حکیم نابینا سے کہا۔

"بابا جان! اسے ایک بہت بڑے سانپ نے اپنے پھن سے ڈسا تھا۔ اس کے پھن میں آگ تھی۔ زہر تھا۔ وہ سانپوں کا بادشاہ تھا۔ اس سے زیادہ میں آپ کو کیا بتاؤں؟"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"بیٹا اب تم مجھے اس اپنی بہن غزالہ کے بارے

میں صاف صاف بتاؤ کہ یہ لڑکی کون ہے؟ کیونکہ مجھے کبھی کبھی اس کے جسم سے ایسی بُو آتی ہے کہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ لڑکی گوشت پوست کے ساتھ زندہ نہیں تھی۔"

ناگ حکیم نابینا کی دانائی اور عقل مندی پر حیران رہ گیا۔ یہ واقعی بہت عقل مند اور تجربہ کار حکیم تھا۔ اب جبکہ اس پر ناگ کے بہت سے بھید کھُل چکے تھے اور ماریا کی حالت بھی نازک تھی ناگ نے یہی مناسب سمجھا کہ ماریا کے بارے میں اِسے سب کچھ بتا دے۔ ہو سکتا ہے اسی میں ماریا کی بہتری ہو۔ جب اس نے حکیم نابینا کو بتایا کہ غزالہ کا اصلی نام ماریا ہے اور وہ ایک ایسی عیسائی لڑکی ہے جو کسی وجہ سے غائب ہو گئی ہوئی ہے اور وہ دونوں پانچ ہزار سال کے واپسی کے سفر پر ہیں تو حکیم نابینا کا منہ کھُلے کا کھُلا رہ گیا۔ اس نے جو کچھ سنا تھا اس پر اُسے یقین نہیں آرہا تھا۔

وہ کہنے لگا۔

"ناگ بیٹا! میری آنکھیں نہیں ہیں۔ میرے لیے اب بھی ماریا غائب ہے۔ اور تم بھی تھوڑی دیر کے لیے غائب ہو گئے تھے۔ کاش میں تم دونوں کو غائب ہوتے دیکھ سکتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ کچھ سوچنے لگا۔ اس کا چہرہ جھک گیا تھا۔ وہ اپنی لمبی ڈاڑھی پر بار بار ہاتھ پھیر رہا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"بابا جان! ماریا اب اپنی اصلی حالت میں آجائے گی ناں؟"

حکیم نے سر اٹھایا اور جس طرف سے اس ناگ کی آواز آئی تھی اس طرف منہ کر کے بولا۔

"ناگ بیٹا! ہم نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ تم نے اس کے گرد ایک ہزارہ چکر بھی لگا دیئے ہیں اور اس کے جسم پر اپنی پھنکار بھی مار دی ہے۔ لیکن یہ جو تم نے بتایا ہے کہ ماریا غیبی حالت میں زیادہ رہتی تھی، اس سے مجھے فکر لگا ہے کہ کہیں علاج ناکام نہ ہو جائے۔"

"وہ کیوں بابا جان؟" ناگ نے بے تاب ہو کر پوچھا۔

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"یہ میرا وہم ہے بیٹا۔ ہو سکتا ہے یہ وہم غلط ہو اور ماریا بالکل ٹھیک ہو جائے۔ لیکن —— لیکن اگر کچھ ہوا تو زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ماریا غائب نہیں ہو گی۔"

ناگ حکیم کا منہ تکنے لگا۔

"یہ —— یہ —— میرا مطلب ہے کہ پھر وہ ساری زندگی غائب نہیں ہو سکے گی؟

حکیم نابینا نے کہا۔

"یہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پھر ساری زندگی دوبارہ غائب نہ ہو سکے اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کسی حادثے کے بعد وہ اچانک دوبارہ غائب ہو جائے۔ لیکن ایک بات کا اطمینان رکھو کہ ماریا بالکل اچھی ہو جائے گی۔"

جب رات آدھی گزر گئی تھی اور بغداد شہر پر موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ناگ اور حکیم نابینا ماریا کی کوٹھڑی میں داخل ہوئے۔ اس کے علاج کا وقت پورا ہو چکا تھا۔ ماریا کے سرہانے ایک موم بتی جل رہی تھی۔ ماریا کے جسم پر چادر پڑی تھی۔ ناگ نے اندر جاتے ہی محسوس کیا کہ ماریا کا جسم ایک صحت مند جسم کی طرح سانس لے رہا تھا۔ اس نے حکیم نابینا کے کان میں آہستہ سے کہا۔

"وہ سانس لے رہی ہے۔"

ناگ بہت خوش تھا۔ ماریا کا سارا جسم چادر میں ڈھکا ہوا تھا۔ حکیم نابینا نے ناگ سے کہا۔

"میری جیب میں ایک لکڑی کی ڈبیا ہے۔ اس میں نیلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رنگ کا سفوف ہے۔ اس سفوف کی ایک چٹکی ماریا کے
جسم پر چھڑک دو۔"

ناگ نے ایسا ہی کیا۔ سفوف کے چھڑکتے ہی ماریا کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے منہ پر سے چادر ہٹا دی۔ ناگ خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ ماریا کا جسم بالکل ٹھیک ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ پہلے کی طرح صاف رنگ کا ہو گیا تھا اور سارے کے سارے سنہری بال سر پر اُگ آئے تھے۔ اس کے ہاتھ اور بازو بھی بالکل ٹھیک ہو چکے تھے۔

ماریا نے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"ناگ بھیا! میں کہاں ہوں اور یہ ــــ یہ بزرگ کون ہیں؟"

ناگ نے کہا۔

"ماریا بہن! اس بزرگ نے تمہارا علاج کیا ہے۔"

ماریا نے اپنے بازوؤں کو دیکھ کر کہا۔

"مگر میں ــــ میں اپنا جسم دیکھ سکتی ہوں۔ میں غائب نہیں ہوں۔"

ناگ خود اس وجہ سے پریشان تھا۔ کیونکہ ماریا غیبی حالت میں نہیں تھی۔ پھر ماریا خود ہی چونک سی پڑی کہ اس نے ایک غیر آدمی کے سامنے اپنے غائب ہونے کے راز کو کیوں ظاہر کر دیا۔

"کوئی بات نہیں ماریا۔ اس بزرگ کو جو حکیم نابینا کہلاتے ہیں۔ تمہارے اور میرے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ اگر میں نہ بتاتا تو یہ تمہارا علاج ٹھیک طرح سے نہیں کر سکتے تھے۔ تم مر کر بچی ہو ماریا۔ خدا کا شکر ہے کہ تم زندہ ہو۔"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"ماریا بیٹی! تمہاری حالت ایسی نہیں تھی کہ تم پھر سے زندہ ہو سکتیں۔ لیکن ربِّ عظیم نے تمہیں زندگی کی نعمت پھر عطا کر دی ہے ــــ خدا نے چاہا کہ تم ایک نہ ایک دن غائب ہو کر پھر اپنی اصلی حالت میں آجاؤ گی۔"

ماریا کہنے لگی۔

"بابا ــــ میں خود بھی اب غائب نہیں رہنا چاہتی جی چاہتا ہے کہ عام عورتوں کی طرح زندگی بسر کروں۔"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"بیٹی! ہو سکتا ہے کہ تمہاری طویل زندگی کا راز ہی تمہارے غائب ہو کر زندہ رہنے میں ہو۔ ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتا ہے کہ اگر تم ظاہر ہو کر رہنے لگیں تو عام عورتوں کی طرح تم بھی بوڑھی ہو کر مر جاؤ۔"

ماریا ناگ کا منہ دیکھنے لگی۔ جیسے پوچھ رہی ہو۔ تم نے اس بزرگ کو یہ بھی بتا دیا کہ ہم ہزاروں سالوں سے زندہ ہیں؟ ناگ نے آہستہ سے کندھے اُچکا کر کہا۔

"مجھے یہ راز بتانا پڑا ماریا۔ تمہاری زندگی کے لیے۔"

حکیم نابینا نے کہا۔

"ناگ بیٹا! آخر وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا ماریا زندہ تو ہو گئی ہے مگر یہ اپنی غیبی حالت میں واپس نہیں جا سکی۔"

ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"کیا میں زندہ حالت میں رہتے ہوئے بوڑھی ہو کر ایک روز مر جاؤں گی؟"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"ویسے کوئی ضروری نہیں ہے۔ اس کا اندازہ تمہیں چار پانچ سال گزر جانے کے بعد ہو جائے گا کہ تم پر بڑھاپا اثر کر رہا ہے کہ نہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہے بابا۔ کیا ایسا کوئی علاج نہیں ہے کہ جس سے میں دوبارہ غائب ہو جاؤں؟"

ناگ نے بھی ماریا کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بابا جان! کیا کوئی ایسا علاج نہیں ہے؟ آپ اتنے تجربہ کار اور عقل مند حکیم ہیں۔ کوئی علاج تو ہو گا۔"

حکیم نابینا نے کہا۔

"اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں حکیم ہوں جادوگر یا روحانی عامل نہیں ہوں۔ میں نے ماریا کے جسم کا علاج کر دیا ہے۔ اب یہ میں نہیں جانتا کہ یہ پھر سے غائب کیسے ہو سکتی ہے۔"

ناگ اور ماریا ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ حکیم نابینا نے کہا

"ناگ تم میرے ساتھ نیچے آجاؤ۔ لیلیٰ سے کہتے ہیں وہ ماریا کو کپڑے لاکر پہنا دے گی۔ اسے کپڑوں کی ضرورت ہے۔"

ناگ اور حکیم نابینا نچلی منزل میں آگئے۔ لیلیٰ نے ماریا کو جا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اپنے دھلے ہوئے دوسرے کپڑے پہنائے۔ وہ ماریا کو مسرت سے تک رہی تھی کہ اتنی خوب صورت سنہری بالوں والی لڑکی پھر سے صحت مند اور تندرست ہو گئی۔ اس نے ماریا سے کہا کہ وہ ان کے ہاں ہی ٹھہر جائے۔ ماریا نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ ماریا کو اگرچہ اس بات کی خوشی تھی کہ اسے پھر سے زندگی مل گئی ہے تو اس بات کا اسے غم بھی تھا کہ وہ غائب حالت میں نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ غائب حالت میں نہ ہونے کی وجہ سے اس میں ساری انسانی کمزوریاں آگئی تھیں۔ اس کو زخم لگ سکتا تھا۔ وہ بوڑھی ہو کر مر بھی سکتی تھی۔ اسے بھوک اور پیاس بھی لگنے لگی تھی۔ اسے چلنے پھرنے سے تھکاوٹ بھی ہو جاتی تھی۔

حکیم نابینا کے مکان میں دو تین دن گزارنے کے بعد ماریا نے ناگ سے کہا۔ کہ اب انہیں اس جگہ سے چل دینا چاہیئے۔

"آخر ہم کس کے لیے یہاں پڑے ہیں۔ میرا علاج ہو چکا ہے۔ میں ٹھیک ہو گئی ہوں۔ لیکن ایک مصیبت یہ بن گئی ہے کہ چونکہ میں اب غائب نہیں ہوں، اس لیے مجھے بھوک پیاس بھی لگتی ہے اور میرے اندر وہ طاقت بھی نہیں رہی جو غیبی دنیا میں تھی۔"

ناگ نے کہا۔

"میں خود یہی سوچ رہا ہوں کہ ہمیں یہاں سے نکل چلنا چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہم کس طرف کو جائیں؟"

ماریا کہنے لگی۔

"ظاہر ہے ہم عنبر اور کیٹی کی تلاش میں نکلیں گے۔ مگر ——— میں مصر جا کر دیوی طلالہ کے اہرام میں اس سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں کہ وہ مجھے بتائے کہ کیا اب میں دوبارہ غائب نہیں ہو سکوں گی؟ اور اگر دوبارہ غائب نہیں ہو سکوں گی تو کیا میں ایک روز دوسری عورتوں کی طرح بوڑھی ہو کر مر جاؤں گی؟"

ناگ کا چہرہ فکر میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ خود ماریا کی اس نئی حالت سے پریشان تھا۔ پہلے ماریا ساتھ ہوتی تھی تو ناگ کو کوئی فکر نہیں ہوتا تھا کیونکہ ماریا نہ صرف اپنی حفاظت خود کر سکتی تھی بلکہ کبھی کبھی ناگ کی بھی مدد کر دیا کرتی تھی مگر اب وہ ایک کمزور عورت تھی اور اس کی حفاظت بھی ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی کو کرنی تھی۔ اس نے کہا،

"ماریا بہن! ہم مصر کی طرف جائیں گے۔ شاید دیوی طلالہ سے ملاقات ہو جائے اور تمہاری یہ مشکل دور ہو جائے۔"

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تین بغدادی چور

ایک روز ناگ اور ماریا بغداد سے روانہ ہو گئے۔ ان کی منزل مصر تھی۔ اب ناگ صحرا میں اکیلے سفر کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ماریا ایک عام عورت کی طرح سفر کر رہی تھی جس کو راستے میں کھانے اور پانی کی ضرورت تھی اور یہ چیزیں قافلے کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ہی حل سکتی تھیں۔ ناگ اور ماریا کو تو ہم ملک مصر جانے والے قافلے کے ساتھ چھوڑتے ہیں اور خود عنبر کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ عنبر بھی ایک قافلے کے ساتھ شامل ہو کر ملک عراق کی طرف سفر کر رہا تھا۔ یعنی اس ملک کی طرف جہاں سے ناگ اور ماریا آگے روانہ ہو چکے تھے۔

دوسری طرف کیٹی بصرہ شہر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قریب ایک ٹیلے کے غار میں قبر میں بند پڑی تھی۔ اس کی کھوپڑی میں گہرا شگاف تھا۔ اور یہ شگاف مقتول کی بدروح کے آسیب نے کیٹی کے سر پہ تلوار مار کر ڈالا تھا۔ اور اس کے بعد آسیب نے اسے ٹیلے کی غار کے اندر ایک جگہ زمین میں دفن کر کے اوپر پتھروں کی قبر بنا دی تھی۔ تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ کوئی پرانی قبر ہے اور اسے کوئی کھود کر کیٹی کی لاش بھی باہر نہ نکال سکے۔ آسیب اس بات سے بے خبر تھا کہ ایک خاص وقت گزر جانے کے بعد کیٹی کی کھوپڑی کا زخم خود بخود مل جائیگا اور وہ پھر سے زندہ ہو جائے گی اور کوشش کر کے قبر سے باہر نکل آئے گی۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد جب کیٹی کی کھوپڑی کا زخم مل گیا اور وہ پھر سے ہوش میں آگئی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بند اندھیری قبر میں پایا۔ پریشانی کے عالم میں اس نے اپنے اوپر پڑی ہوئی مٹی اور پتھر ہٹانے کی بہت کوشش کی۔ مگر اس پہ جو ملبہ اور پتھر پڑے تھے وہ اس قدر وزنی تھے کہ کیٹی انہیں ہٹا کر قبر سے باہر نکل سکی۔ وہ قبر کے اندر ہی پڑی رہی اور دل میں اپنے جن دوست کو یاد کرنے لگی کہ وہ اس کی مدد کو آئے۔ مگر جن دوست نے بھی اس کی کوئی خبر نہ لی۔ اب کیٹی قسمت کے بھروسے وہاں لیٹی رہی کہ شاید کبھی اسے قبر کے باہر کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دے اور شور مچائے اور پھر لوگ اسے قبر سے باہر نکالیں۔

مگر اس ویران غار میں کون آتا تھا؟

عنبر کا قافلہ بہت دیر کے بعد عراق پہنچا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ راستے میں کئی بار صحرائی طوفان آئے۔ جس کے باعث قافلے کو کئی کئی روز راہ میں رکنا پڑ گیا۔ یہ قافلہ بہت دنوں کے سفر کے بعد عراق کے شہر موصل پہنچا۔ عنبر کو اپنے ساتھیوں ناگ ماریا اور کیٹی کی تلاش تھی۔ کارواں سرائے سے نکلتے ہی اس نے ایک گہرا سانس کھینچ کر فضا میں ماریا یا کیٹی اور ناگ کی بو سونگھنے کی کوشش کی۔ مگر اسے یہاں کسی کی خوشبو نہ آئی۔ اس نے سوچا ہو سکتا ہے یہاں اسے اپنے ساتھیوں کا کوئی سراغ ہی مل جائے۔ کچھ روز عنبر نے موصل کے شہر میں گھوم پھر کر ناگ ماریا کیٹی کی تلاش میں گزارے۔ مگر اسے کہیں سے بھی اپنے بچھڑے ہوئے دوستوں کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔

اب اس نے بغداد شہر جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔

بغداد عراق کا سب سے بڑا شہر اور دارالحکومت تھا۔ عنبر کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے ناگ ماریا یا کیٹی میں سے کسی ایک سے بغداد میں ملاقات ہو جائے۔ عنبر ایک قافلے میں شریک ہو گیا اور راستے میں پہلی بار اسے احساس ہوا کہ وہ دو سو سال تاریخ میں پیچھے کی طرف نکل گیا ہے۔ کیونکہ اس قافلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اسے ایسے لوگ ملے جو یونانی تھے اور ان کی زبانی معلوم ہوا کہ بغداد پر یونانیوں کا قبضہ ہے ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عنبر رومن دور سے نکل کر پیچھے کی طرف یونانی عہد میں داخل ہو گیا تھا ۔ یہ وہی زمانہ تھا ۔ جس زمانے میں بغداد میں ماریا اور ناگ نے حکیم نابینا کے مکان میں کچھ دن گزارے تھے اور اب ملک مصر کی طرف جا رہے تھے ۔

عنبر کا لباس مصری تھا اور اس نے بغداد پہنچ کر دیکھا کہ وہاں مصر کے کئی لوگ اپنے مصری لباس میں چل پھر رہے تھے ۔ یونانی بغداد میں کثرت کے تھے اور وہ حاکم ہونے کی وجہ سے بڑے غرور کے ساتھ بازاروں میں چل پھر رہے تھے ۔

عراق پہلے ایرانیوں کے قبضے میں تھا ۔ لیکن کچھ سال ہوئے اسے سکندر نے فتح کر لیا تھا ۔ عراق پر سکندر کا ایک گورنر حکومت کرتا تھا ۔ جس نے بغداد موصل اور دوسرے شہروں میں اپنے گورنر مقرر کر رکھے تھے ۔ عنبر نے شروع شروع میں بغداد شہر کے گلی کوچوں اور باغوں ، پارکوں اور کشادہ بازاروں میں کافی گھوم پھر کر ناگ ماریا کو تلاش کیا ۔ مگر وہ ان میں سے کسی ایک کو پانے میں کامیاب نہ ہو سکا ۔

عنبر اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ وہ بغداد سے کسی ملک کا ، کسی شہر کا رخ کرے ۔ ایک رات وہ شہر سے باہر

دریائے دجلہ کے کنارے ٹھنڈی ہوا میں بیٹھا ناگ اور ماریا کے بارے میں سوچ رہا تھا ۔ موسم بڑا خوشگوار تھا ۔ اگرچہ رات کافی گزر چکی تھی ۔ مگر شہر کی فصیل پر یونانیوں نے اپنے ملک کے رواج کے مطابق نگرانی کرنے والی برجیوں کے اوپر مشعلیں روشن کر رکھی تھیں ۔ جن کا عکس دریا میں بڑا خوبصورت لگ رہا تھا ۔

عنبر کے پاس پیسے بھی ختم ہو چکے تھے ۔ اسے کبھی کبھی نئے کپڑے خریدنے اور رہا پھر قافلے کے ساتھ سفر کرتے وقت کرایہ ادا کرنے کی ضرورت پڑ جاتی تھی ۔ کھانے پینے کی اسے کوئی حاجت تو تھی ہی نہیں ۔ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا ۔ کہ کہیں سے محنت مزدوری کر کے کچھ رقم حاصل کرے تاکہ بغداد سے کسی دوسرے شہر کو جانے کے لئے اس کے پاس کرایہ جمع ہو جائے ۔ وہ دریا کنارے کی نرم نرم گھاس پر لیٹا ستاروں کو تک رہا تھا ۔ وہ اپنے خیالوں میں کچھ ایسا گم ہوا کہ اسے خبر ہی نہ ہوئی کہ رات آدھی سے زیادہ گزر گئی ہے اور اب شہر کے دروازے بند ہو گئے ہوں گے ۔ اس زمانے میں آدھی رات کے بعد شہروں کے دروازے بند کر دیئے جاتے تھے ۔ اور خاص طور پر بغداد شہر میں پھر صبح ہونے سے پہلے کوئی داخل نہیں ہو سکتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔

عنبر اٹھ بیٹھا۔ اس نے زور سے دیکھا کہ شہر کے دروازوں سے اوپر جو مشعلیں روشن تھیں وہ بجھ چکی تھیں۔ اس نے سوچا کہ چلو آج کی رات دریا کنارے سیر کرتے ہی گذارتے ہیں۔ صبح ہو گی تو پھر شہر میں چلے چلیں گے۔ اسے شہر میں جانے کی اتنی جلدی بھی نہیں تھی۔ وہ اٹھ کر دریا کنارے ٹہلنے لگا۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ جنوب کی طرف دریا کے بہاؤ کے رخ پر کافی دور نکل گیا۔ شہر کی فصیل بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ یہاں اونچی اونچی کافی گھنی جھاڑیاں دریا کے ساتھ ساتھ اگی ہوئی تھیں۔

ایک طرف صحرا میں کھجوروں کے درخت قطار میں دور تک چلے گئے تھے۔ تھوڑی دیر میں آسمان پر چاند نکل آیا۔ اور صحرا میں ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی۔ دریا کا پانی دھندلا نظر آنے لگا تھا۔ ایک پر اسرار سی چاندنی نے ہر شے کو اپنی چادر میں لپیٹ لیا تھا۔

عنبر کے ارد گرد دریائی جھاڑیاں کافی گھنی اور اونچی تھیں۔ وہ ان میں سے گذر رہا تھا کہ اسے آدمیوں کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ ان کا وقت ہوتا تو عنبر کبھی اس طرف دھیان نہ دیتا۔ مگر وہ حیران ہوا کہ آدھی رات کو اس ویران

جگہ پر کون باتیں کر رہا ہے۔ وہ دبے پاؤں چلتا آواز کے رخ پر جھاڑی سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ بائیں طرف ایک گھنی جھاڑی کے پیچھے تین انسانوں کے سائے بیٹھے ہیں۔ چونکہ ان آدمیوں کو یقین تھا کہ اس ویرانے میں ان کی باتیں کوئی نہیں سن رہا اس لئے وہ کھل کر باتیں کر رہے تھے۔

ایک کہہ رہا تھا۔

"ہمارے تینوں ساتھی اس بڈھے حکیم کی حویلی سے غائب ہیں۔ ضرور اس نے ہمارے ساتھیوں کو قتل کر کے دبا دیا ہے"۔

دوسرے نے کہا۔

"اگر ہمارے ساتھی زندہ ہوتے تو وہ ضرور ہمارے پاس واپس آجاتے۔

تیسرا بولا۔

ضرور اس بڈھے نے انہیں کسی کے ساتھ مل کر قتل کروا دیا ہے۔ ہمیں اس بڈھے سے سونا بنانے کا نسخہ بھی لینا ہو گا۔ اور اس سے اپنے ساتھیوں کا انتقام بھی لینا ہے۔

اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ تینوں ڈاکو ان تین ڈاکوؤں کے ساتھی تھے جو ایک رات حکیم نابینا کے مکان پر اس سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سونا بنانے کا نسخہ ہتھیانے گئے تھے اور جنہیں ناگ نے ڈس کر ختم کر دیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے لیلیٰ اور حکیم نابینا کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اب یہ اپنے ساتھیوں کا بدلہ لینے اور بوڑھے حکیم نابینا سے سونا بنانے کا نسخہ زبردستی حاصل کرتے اس کے مکان پر ڈاکہ مارنے والے تھے۔

عنبر کسی حکیم نابینا کو نہیں جانتا تھا۔ وہ اتنا ہی سمجھ سکا کہ یہ ڈاکو قاتل قسم کے لوگ ہیں اور کسی بڈھے حکیم نے سونا بنانے کا نسخہ تیار کر لیا ہے۔ اب یہ اس سے وہ نسخہ ہتھیانے جا رہے ہیں۔ اور ان کے تین ساتھی پہلے بھی اس مہم پر گئے تھے۔ جو واپس نہیں آئے۔ یہ سمجھ رہے ہیں کہ انہیں بڈھے حکیم نے قتل کروا دیا ہے۔ اب یہ اپنے ساتھیوں کا بدلہ لینے کے لئے اس بوڑھے حکیم کو بھی موت کے گھاٹ اتار دینا چاہتے ہیں۔ عنبر نے ابھی تک ان کی مہم میں کوئی دلچسپی نہیں لی تھی۔ اور ان کی باتیں یونہی سن رہا تھا کہ ایک ڈاکو کہنے لگا۔

"سنا ہے اس بوڑھے کی کوئی جوان بیٹی بھی ہے؟"

دوسرا بولا: "ہاں۔ میری اطلاع کے مطابق اس لڑکی کا نام لیلیٰ ہے۔ وہ بڑی خوبصورت ہے۔"

بھلا ڈاکو کہنے لگا۔

"ہم اسے اغوا کر کے ساتھ لے آئیں گے۔ موصل یا بصرے کے امیر اسے خرید لیں گے۔ اگر لڑکی خوبصورت ہے تو ہمیں کافی دولت مل سکتی ہے۔"

دوسرا ڈاکو کہنے لگا۔ "میں نے سنا ہے کہ لڑکی جوان اور بہت خوبصورت ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ ایک پنتھ دو کاج۔ ہم بڈھے سے سونا بنانے کا نسخہ چھین کر اس کو قتل بھی کر دیں گے۔ اور اس کی بیٹی کو اغوا کر کے ساتھ لے آئیں گے۔"

تیسرا ڈاکو بولا۔ "ہمیں آج شام کو شہر میں داخل ہو جانا چاہیئے تھا۔ اب ہم صبح داخل ہوں گے۔ اور رات تک انتظار کریں گے۔ کہ اندھیرا ہو تو ڈاکہ ماریں۔"

ایک خوبصورت لڑکی کے اغوا کا سن کر عنبر کا دل ہل گیا۔ وہ یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی بدمعاش کسی معصوم بے گناہ لڑکی کو اغوا کر کے لے جائے۔ عنبر کو کو اگر بوڑھے حکیم کے گھر کا پتہ معلوم ہوتا تو وہ پہلے ہی اس کو جا کر خبردار کر دیتا۔ مگر اتنے بڑے بغداد شہر میں وہ اس کا گھر کہاں تلاش کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا کہ پھر بھی وہ صبح شہر میں داخل ہوتے ہی لوگوں سے پوچھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پوچھ کر بوڑھے حکیم کا گھر تلاش کرے گا۔ اور اسے کہے گا کہ وہ اپنی بیٹی کو لے کر کسی دوسرے شہر چلا جائے۔

یہ سوچ کر عنبر واپس مڑا تو اس کا پاؤں جھاڑی میں الجھ گیا اور وہ گر پڑا۔ آواز پیدا ہوئی تو تینوں ڈاکو جھاڑی کے جھٹ سے تلواریں سونت کر باہر نکل آئے۔ انہوں نے جو ایک نوجوان کو زمین پر سے اٹھتے ہوئے دیکھا تو حیران رہ گئے۔ ایک ڈاکو نے کہا۔

"اس نے ہماری ساری باتیں سن لی ہیں۔ اسے قتل کر ڈالو۔"

دوسرا بولا۔ "کون ہو تم؟"

اب عنبر نے ایک چال چلی اور گونگا بن گیا۔ ڈاکو نے کہا۔ یہ گونگا ہے۔ اگر اس نے ہماری سکیم سن بھی لی ہے۔ تب بھی یہ کسی کو کچھ نہ بتا سکے گا۔"

تیسرے ڈاکو نے کہا: ہو سکتا ہے یہ بہانہ بنا رہا ہو۔ میں کہتا ہوں اسے یہیں قتل کر ڈالو"

پہلا ڈاکو کہنے لگا۔ "ذرا ٹھہرو۔ میں نے یہودیوں کی پرانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اگر دیوی ڈیانا کے حضور کسی گونگے آدمی کو قربان کیا جائے تو اس سے بڑی برکت ہوتی ہے اور انسان کو بڑی دولت ملتی ہے۔ کیوں نہ ہم اپنی مہم سے فارغ ہو کر اسے ساتھ یونان لے چلیں اور وہاں اسے دیوی ڈیانا کے بت کے آگے ذبح کر ڈالیں۔"

دونوں ڈاکو بولے۔ بڑی اچھی ترکیب ہے۔ مگر اسے ہم اپنے ساتھ ساتھ رکھیں گے؟"

اس کو ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ہم نے اسے اسی جگہ باندھ کر رکھ دیا تو ممکن ہے صبح کو یہ شور مچا دے یا کسی کا ادھر سے گذر ہو اور یہ گونگا نہ ہو اور لوگوں کو سب کچھ بتا کر ہمیں پکڑوا دے۔"

"تو پھر اس کے ہاتھ پیچھے باندھو اور ایک طرف ڈال دو صبح اسے ساتھ لے کر شہر میں داخل ہوں گے۔

ایک ڈاکو نے کہا۔ "اگر راستے میں کسی سپاہی کو دیکھ کر اس نے شور مچا دیا تو کیا ہو گا۔

"ہم اسی وقت اس کی گردن اڑا دیں گے چلو۔ اس بدبخت کے ہاتھ باندھ کر یہاں ڈال دو۔"

عنبر بھی چاہتا تھا کہ ان ڈاکوؤں کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ ہی حکیم نابینا کے گھر پہنچ کر اس کی بیٹی کو اغوا ہونے سے بچا لے۔ چنانچہ وہ احمق گونگوں کی طرح ڈاکوؤں کی طرح ڈاکوؤں کو دیکھ کر مسکراتا رہا۔ جیسے اس نے کچھ نہ سنا ہو۔ ڈاکوؤں نے پہلے عنبر کے منہ پر کپڑا باندھا۔ پھر اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہاتھ پیچھے کر کے رسی سے کس کر باندھ دیئے اور اپنے قریب ہی گھاس پر بٹھا دیا۔ عنبر سر جھکا کر خاموش بیٹھ گیا۔ وہ اپنے آپ کو نیم دیوانہ گونگا ظاہر کر رہا تھا۔ کبھی ان کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگتا۔ کبھی ایک دم سر نیچے کر کے اپنے آپ ہی منہ سے اوں اوں کی آواز نکالنے لگتا۔ ایک ڈاکو نے اس کے منہ پر مکا مار کر کہا۔

"بد بخت! خاموش رہ۔ اگر پھر آواز نکالی تو گردن اڑا دوں گا۔"

عنبر کو غصہ تو سخت آیا۔ وہ اس ڈاکو کی کھوپڑی پاش پاش کر دینا چاہتا تھا۔ مگر اس لڑکی کی خاطر خاموش رہا اور غصہ پی گیا جس کو یہ ڈاکو اغوا کرنا چاہتے تھے۔ عنبر ان تینوں ڈاکوؤں کو اسی وقت بھی ختم کر سکتا تھا وہ چاہتا تھا کہ انہیں یونانی پولیس کے حوالے کروا دے۔ تاکہ اگر اس کے کوئی اور بھی ساتھی ہوں تو انہیں ان کے انجام سے عبرت ہو۔ اس لئے کہ اس زمانے میں یونانی حکومت نے چوری اور اغوا اور قتل کی نیت سے کسی کے گھر داخل ہونے کی سزا سولی رکھی ہوئی تھی۔ یونانیوں کی سولی بڑی خوفناک تھی۔ وہ مجرم کے سینے میں لوہے کی ایک نوکیلی میخ ٹھونک کر شہر کے چوک میں تڑپ تڑپ کر مرنے کے لئے پھینک دیتے تھے اور اس کی لاش کو وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھایا جاتا تھا۔ جب تک کہ اس کا گوشت گدھ نوچ کر ہڑپ نہیں کر جاتے تھے۔

عنبر نے بھی سوچ رکھا تھا کہ جب ڈاکو لیلیٰ کو اغوا کرنے اور اس کے بوڑھے باپ کو ہلاک کرنے لگیں گے تو وہ انہیں وہیں قابو کر لے گا اور پھر قانون کے حوالے کر دے گا۔

دوسرے دن ان ڈاکوؤں نے عنبر کو بھی اپنے ساتھ ایک گھوڑے پر بٹھایا۔ اس کے جسم اور سر پر سیاہ چادر ڈال دی تاکہ کسی کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ اس کے ہاتھ بندھے ہیں اور منہ بھی بند کیا ہوا ہے۔ مگر عنبر کو شور مچانے کی ضرورت ہی نہیں تھی وہ تو خود ان کے ساتھ چل رہا تھا تاکہ لیلیٰ کے گھر پہنچ کر ان ڈاکوؤں کو قانون کے حوالے کر سکے۔

ڈاکوؤں نے دن کا وقت ایک سرائے میں گزارا۔ آدھی رات کے بعد جب چاروں طرف خاموشی اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندھیرا چھا گیا تو ڈاکوؤں نے اپنے خنجر نکال کر پتھر پر رگڑ رگڑ کر تیز کیے اور سرائے سے جانے لگے۔ تو ایک ڈاکو نے کہا۔

"اس مصیبت کو یہیں سرائے کی کوٹھڑی میں چھوڑ جاتے ہیں۔ اسے کہاں ساتھ لے کر چلیں گے۔"

دوسرا ڈاکو کہنے لگا۔ "تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ مگر اس کو چارپائی کے ساتھ کس کر باندھ دو تاکہ یہ اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہ ہل سکے۔"

تینوں ڈاکوؤں نے عنبر کو چارپائی پر لٹا کر اس کے ہاتھ پاؤں خوب کس کر باندھ دیئے اور کوٹھڑی کو باہر سے تالا لگا کر گھوڑوں کو سرائے میں ہی چھوڑ کر بغداد کے گلی کوچوں کی طرف چل پڑے۔ یہ بڑا نازک وقت تھا۔ عنبر بہت جلد ان کا پیچھا شروع کرنا چاہتا تھا۔ ان کے جاتے ہی عنبر نے ایک ہی جھٹکے میں رسیاں توڑ کر خود کو آزاد کرا لیا۔ دروازے کے سوراخ میں سے باہر جھانکا تینوں ڈاکو اسے دور ایک گلی کی طرف جاتے دکھائی دیئے۔

عنبر نے دروازے کو زور لگا کر ایک طرف سے اکھاڑ ڈالا اور کوٹھڑی سے باہر نکل کر تینوں ڈاکوؤں

کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔ وہ ان سے چند قدموں کے فاصلے پر پیچھے پیچھے چھپ کر چلا جا رہا تھا۔ عنبر کو یہ خیال بھی آیا کہ وہ ابھی کسی یونانی سپاہی کو جا کر خبردار کر دے اور ڈاکوؤں کو پکڑوا دے۔ مگر ابھی انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ قانون انہیں شک کی بنا پر کوئی سزا نہیں دے سکتا تھا۔ ضروری تھا کہ وہ جرم کریں یا جرم کرنے والے ہوں کہ عنبر انہیں پکڑ لے اور ایک عینی گواہ یعنی بیلی! بھی ہو۔ پھر ان ڈاکوں کو سنگین سزا مل سکتی تھی۔

تینوں ڈاکو ایک تنگ و تاریک گلی میں داخل ہو گئے۔ یہ حکیم نابینا کے مکان سے واقف تھے۔ گلی میں سے دو یونانی سپاہی سامنے سے آتے نظر آئے۔ آدھی گلی میں چاندنی تھی۔ اس چاندنی میں یونانی سپاہیوں کا زرہ بکتر چمک رہا تھا۔ ڈاکو ایک دم سے دیوار کی اوٹ میں چھپ گئے۔ عنبر بھی چھپ گیا۔ رات کو شہر میں چل پھر کر پہرہ دینے والے یونانی سپاہی آگے نکل گئے تو ڈاکو بھی دیوار کی اوٹ سے باہر نکل آئے اور ایک مکان کے عقب میں آ کر اوپر کمند پھینکی اور اس کی مدد سے باری باری مکان کی چھت پر چڑھ گئے۔ کمند یعنی رسی انہوں نے وہیں لٹکتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہنے دی تاکہ واپس اسی کی مدد سے نیچے اتر سکیں۔

تھوڑا سا وقفہ ڈال کر عنبر بھی اسی رسی کی مدد سے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ یہ مکان حکیم نابینا کا مکان تھا۔ جس کی دوسری منزل میں وہ اور اس کی بیٹی لیلیٰ گہری نیند سو رہے تھے۔ چھت سے جو سیڑھی نیچے جاتی تھی۔ اس کی اندر سے لگی ہوئی تانبے کی چٹخنی توڑ کر تینوں ڈاکو نچلی منزل میں پہنچ کر لیلیٰ اور اس کے نابینا باپ کو قابو کر چکے تھے۔ عنبر ابھی سیڑھیوں میں ہی تھا کہ اسے لیلیٰ کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ وہ دو تین چھلانگیں لگا کر نچلی منزل میں پہنچ گیا۔

وہاں دیا روشن تھا۔ ڈاکوؤں نے لیلیٰ اور اس کے نابینا باپ کو دبوچ کر ان کی گردنوں پر خنجر رکھے ہوتے تھے انہوں نے جو اس نوجوان کو دیکھا جسے وہ گونگا بہرہ سمجھ کر پیچھے رسیوں سے باندھ کر کوٹھڑی میں چھوڑ آئے تھے تو ششدر رہ گئے۔ ایک ڈاکو نے چلا کر کہا۔

"اسے پہلے ختم کرو۔ یہ نہتا ہے۔"

عنبر واقعی نہتا تھا۔ اس کے پاس قلم تراشنے والا چاقو بھی نہیں تھا۔ مگر اس کے اندر کتنی طاقت تھی؟ اس کا اندازہ ابھی ان ڈاکوؤں کو نہیں تھا۔ عنبر نے

ڈاکوؤں کو ایک موقع دیا اور کہا۔

"ٹھہرو — میں گونگا نہیں ہوں۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہوا ہے کہ تم لوگ یہاں کس نیت سے آئے ہو۔ میں تمہیں آخری بار خبردار کرتا ہوں کہ بُرے ارادے سے باز آؤ اور ان لوگوں کو چھوڑ کر چلے جاؤ۔ نہیں تو تمہارا انجام بڑا عبرت ناک ہوگا۔"

لیلیٰ بے چاری رونے لگی تھی۔ اس کے باپ نے کہا۔

"تم لوگ کیا چاہتے ہو؟"

ایک ڈاکو نے کہا۔ "ہم تم سے سونا کرنے کا نسخہ اور اپنے تین ساتھیوں کا بدلہ لینے آئے ہیں جن کو تم نے قتل کر ڈالا۔"

دوسرا ڈاکو بولا۔ "ارے پہلے اس بدبخت کو تو ختم کرو۔ یہ شور مچا دے گا۔"

جو ڈاکو خالی تھا وہ اچھل کر عنبر کی طرف آیا اور اپنا خنجر اس کے کندھے پر مارا۔ ایسی آواز آئی جیسے خنجر کسی پتھر پر لگا ہو۔

"اس نے اندر لوہے کی صدری نہیں رکھی ہے۔"

دوسرے ڈاکو نے کہا اور خود آگے بڑھ کر عنبر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر پہ جو لگا تھا خنجر کا وار کر دیا۔ عنبر کے سر پہ خنجر لگا تو ایک بار پھر وہی آواز آئی اور خنجر دو ٹکڑے ہو گیا۔ عنبر نے دونوں ڈاکوؤں کو گردنوں سے پکڑ کر زور سے آپس میں ٹکرا دیا۔ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکرائے اور وہ چکرا کر گر پڑے۔

تیسرے ڈاکو نے لیلیٰ کو دبوچ لیا اور اس کی گردن پہ خنجر کی نوک رکھ کر گرجا۔ " میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ خبردار۔
میری طرف کوئی نہ بڑھے۔"

حکیم نابینا بولا۔ " یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں کچھ نہیں دیکھ سکتا۔
بیٹی لیلیٰ تم کہاں ہو؟"

لیلیٰ نے گھٹی ہوئی آواز میں صرف اتنا کہا۔

" بابا جان! کوئی آدمی ہمیں ان ڈاکوؤں سے بچانے کی کوشش ــــ"

وہ آگے نہ کہہ سکی۔ ڈاکو نے اس کی گردن میں خنجر کی نوک چبھوئی اور کہا۔

خاموش ــــ آواز مت نکالنا۔"

حکیم نابینا نے کہا۔ " مجھ سے سونا بنانے کا نسخہ لے

لو اور میری بیٹی کو چھوڑ دو۔"

مگر اس وقت جب دونوں ڈاکو کھوپڑیوں کی کاری ضرب کی وجہ سے بے ہوش پڑے تھے۔ تیسرے ڈاکو کو اپنی جان کی فکر تھی۔ اسے عنبر کی طاقت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس نے لیلیٰ کو اس لئے دبوچ رکھا تھا کہ اسے ساتھ لے کر اور اپنی جان بچا کر وہاں سے بھاگ جائے۔ سونے کے نسخے کی اب اسے کوئی پروا نہیں تھی۔ اسے تو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ کیونکہ اس کے دونوں ساتھی بے ہوش پڑے تھے۔ یا مر چکے تھے۔ اس نے دانت پیس کر کہا۔

" میرے راستے میں جو کوئی آیا میں اس لڑکی کی گردن خنجر سے اتار دوں گا۔"

عنبر ایک طرف ہو گیا۔ حکیم نابینا نے بازو پھیلا دیئے اور بولا۔

" بیٹی لیلیٰ تم کہاں ہو۔ تم ٹھیک ہو کیا؟"

لیلیٰ نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا۔

بابا جان ــ بابا جان ــ"

اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکی۔ کیونکہ ڈاکو نے اس کی گردن میں ایک بار پھر خنجر کی نوک چبھو دی تھی۔ عنبر کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑی احتیاط سے کام لینے کی ضرورت تھی۔ اس نے ڈاکو سے کہا۔

"اگر تم اس لڑکی کو چھوڑ دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں قانون کے حوالے نہیں کروں گا۔"

ڈاکو نے عنبر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور کہا۔

"میرے راستے میں آئے تو یہ لڑکی زندہ نہیں بچے گی"

جب یہ حربہ بھی ناکام ہو گیا تو عنبر کو خطرہ ہوا کہ یہ وحشی ڈاکو سچ مچ ہی لیلیٰ کو قتل کر کے فرار نہ ہو جائے۔ عنبر نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اس لڑکی کو لے جا سکتے ہو۔ میں تمہارے پیچھے نہیں آؤں گا۔"

حکیم نابینا نے اونچی آواز میں کہا۔

"تم کون ہوتے ہو یہ بات کہنے والے؟ لیلیٰ میری بیٹی ہے۔ میں اس کو بچانے کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دوں گا۔"

بے چارہ بوڑھا اپنی بیٹی کو بچانے کے لئے اٹھا اور ایک ستون سے ٹکرا کر گرنے ہی لگا تھا کہ عنبر نے اسے سنبھال لیا اور آہستہ سے کہا۔

"بابا! میں لیلیٰ کو بچا لوں گا۔ تم خاموش رہو۔"

ڈاکو اس وقت لیلیٰ کو لے کر پہلی منزل کو جانے والی سیڑھی اتر رہا تھا۔ وہ اندھیرے میں تھا۔ عنبر بڑی تیزی سے اوپر چھت کو بھاگا اور کمند کی مدد سے مکان کے پیچھے عقب میں اندھیری گلی میں اتر آیا۔ وہ چیتے کی طرح رینگتا ہوا حکیم نابینا کے مکان کے دروازے کے قریب اندھیرے میں کھڑا ہو کر ڈاکو کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔

دروازہ کھلا اور ڈاکو لیلیٰ کو پکڑے باہر نکلا۔ اس خیال ہے کہ اپنی جان بچا کر مکان سے آ گیا ہے۔ ڈاکو نے لیلیٰ کی گردن پر سے خنجر ہٹا لیا تھا اور اب اس منہ پر ہاتھ رکھے اسے گھسیٹے لئے جا رہا تھا کہ وہ کوئی آواز نہ نکال سکے۔

عنبر اسی لمحے کا انتظار کر رہا تھا۔ جونہی ڈاکو کی پیٹھ اس کی طرف ہوئی۔ اس نے خونخوار چیتے کی طرح ڈاکو پر ایسی زبردست چھلانگ لگائی کہ اسے ساتھ لے کر دھڑام سے گلی کے فرش پر گر پڑا۔

لیلیٰ چیخ مار کر اپنے مکان میں بھاگ گئی۔ ڈاکو نے خنجر عنبر کی پسلیوں پر مارا۔ عنبر نے ڈاکو کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے آرام سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیوں اپنا خنجر ٹھنڈا کر رہے ہو۔ تم تو پہلے دیکھ چکے ہو کہ مجھ پر خنجر اثر نہیں کرتا۔"

اس کے ساتھ ہی عنبر نے حیرت زدہ ڈاکو کو گردن سے پکڑ کر مکان کی ڈیوڑھی میں دھکا دیا۔ وہ ڈیوڑھی میں جا کر گرا۔ عنبر نے اسے وہاں سے پکڑ کر چوہے کی طرح اٹھایا اور دوسری منزل میں اس کے باقی دونوں بے ہوش ساتھیوں کے ساتھ لا کر ڈال دیا۔ اور اس کی مشکیں کس دیں اور لیلیٰ کے باپ سے کہا۔

"میں نے تینوں ڈاکوؤں کو پکڑ لیا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ انہیں سپاہیوں کے حوالے کر دوں"

لیلیٰ اپنے بابا جان کے پاس سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔ عنبر نے اسے حوصلہ دیا۔ حکیم نابینا نے پوچھا۔ "بیٹا تم کون ہو اور یہاں کیسے رحمت کا فرشتہ بن کر آ گئے؟"

عنبر نے کہا۔ "میں ایک مسافر ہوں۔ میرا نام عنبر ہے میں نے اتفاق سے ان تینوں ڈاکوؤں کی باتیں سن لی تھیں پھر میں ان تینوں ڈاکوؤں کی باتیں سن لی تھیں۔ پھر میں ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا کہ آپ لوگوں کی جانیں بچا سکوں۔"

حکیم نابینا کہنے لگا۔ "بیٹا! جا کر سپاہیوں کو خبر کر دو یہ ڈاکو

مجھے قتل کرنے، میری بچی کو اغوا کرنے اور میرے مال کو لوٹنے آئے تھے۔"

عنبر اسی وقت گلی میں نکل گیا اور اپنے ساتھ پہرہ دینے والے دو یونانی سپاہیوں کو لے آیا۔ لیلیٰ، حکیم نابینا اور عنبر نے اپنے اپنے بیان دیئے اور سپاہی تینوں ڈاکوؤں کو پکڑ کر گھوڑوں پہ ڈال کر لے گئے۔ حکیم نابینا نے عنبر سے کہا۔

"بیٹا ہم تمہارا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ اب رات زیادہ ہو گئی ہے۔ بہتر ہے کہ تم اوپر والی منزل میں جا کر آرام کرو۔

صبح جہاں جانا ہو گا ناشتہ کر کے چلے جانا"

عنبر اوپر والی منزل میں چلا گیا۔

صبح عنبر حکیم نابینا سے اجازت لے کر شہر میں نکل گیا اس نے ہر گلی کوچے میں سے گزرتے ہوئے ناگ ماریا کیٹی کی بو لینے کی کوشش کی مگر ان میں سے کسی کی بُو وہاں نہیں تھی۔ دوپہر کو عنبر واپس آ گیا۔ حکیم نابینا اور لیلیٰ مریضوں سے فارغ ہو چکے تھے اور کھانے پر عنبر کا انتظار کر رہے تھے۔ لیلیٰ نے کہا۔

"بھائی عنبر! تم نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔ آؤ اب کھانا کھاؤ"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حکیم نابینا نے بھی عنبر سے ناراضی کا اظہار کیا کہ وہ ناشتہ کئے بغیر کیوں چلا گیا تھا۔

عنبر نے کہا، معافی چاہتا ہوں بابا۔ اب بھوک لگی ہے۔ آپ کے ساتھ کھاؤں گا۔"

عنبر کو بھوک وغیرہ کچھ بھی نہیں لگی ہوتی تھی مگر وہ ان پر اپنا آپ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے ان کے ساتھ کھانا کھانے لگ گیا۔ عنبر نے باتوں ہی باتوں میں حکیم نابینا سے پوچھا کہ انہیں سونا بنانے کا نسخہ تیار کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

کیا آپ کو دولت کی بہت خواہش ہے؟"

حکیم نابینا مسکرایا۔ کہنے لگا۔

"بیٹا۔ میں نے دولت حاصل کرنے کے لئے سونا بنانے کا نسخہ بنایا ہوتا تو تم اس وقت مجھے ایک شاندار محل میں دیکھتے۔ مگر تم دیکھ رہے ہو کہ میں ایک معمولی سے مکان میں مریضوں کو دوائیں بیچ کر گذارہ کر رہا ہوں"

تو پھر سونا بنانے کا نسخہ کس لئے تیار کیا؟" عنبر نے پوچھا۔

حکیم نابینا کہنے لگا" یہ ایک حکمت اور علم کیمیا کے

اصول کی بات تھی۔ یہ ایک حساب کا سوال تھا جو میں حل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے حل کر لیا اور ایک ایسا نسخہ بنانے میں کامیاب ہو گیا جو سونا بنا سکتا ہے اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔"

عنبر کھانا بھی کھا رہا تھا اور باتیں بھی کئے جا رہا تھا۔ لیلیٰ خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔ عنبر نے کہا۔

"لیکن اب جبکہ لوگوں کو اور خاص طور پر جرائم پیشہ لوگوں میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ آپ کے پاس سونے کا نسخہ ہے تو آپ دونوں کی زندگی ہر وقت خطرے میں رہے گی۔ اس کا بھی کوئی علاج سوچا ہے۔ آپ نے"

حکیم نابینا خاموش رہا۔ عنبر بولا۔

"یا تو آپ بہت سا سونا بنائیں اور اسے بیچ کر شاندار محل میں زندگی بسر کریں۔ سپاہی آپ کے محل کے باہر پہرہ دے رہے ہوں۔ اور یا پھر اس نسخے کو ضائع کر دیں۔ یہ تو خواہ مخواہ آپ کے لئے مصیبت بن گیا ہے۔ ہر چوتھے روز ڈاکو آجایا کریں گے۔

لیلیٰ بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بھی بابا جان سے یہی کہتی ہوں کہ اس مصیبت سے جان چھڑائیں۔ مگر یہ نہیں مانتے۔"

عنبر نے پوچھا۔

"اس سے پہلے جو ڈاکو آئے تھے وہ کون تھے؟ کیا آپ نے انہیں قتل کر دیا تھا؟"

حکیم نابینا بولا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں قتل نہیں کیا تھا۔"

"تو پھر یہ اس کے ساتھی آپ سے کس بات کا بدلہ لینے آئے تھے۔ وہ تو کہہ رہے تھے کہ آپ نے ان کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے اور ان کی لاشیں بھی انہیں نہیں مل سکیں آخر وہ کہاں چلے گئے؟"

حکیم نابینا کہنے لگا۔

"عنبر بیٹا! وہ ڈاکو یہاں ضرور آئے تھے انہوں نے میری بیٹی کو اور مجھے قتل کرنا بھی چاہا تھا اور وہ مارے بھی گئے تھے۔

"کیا لیلیٰ نے انہیں قتل کیا تھا؟"

"بالکل نہیں۔ میں ایسا کام نہیں کر سکتی۔" لیلیٰ نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر انہیں زمین کھا گئی کہ آسمان کے اوپر

اٹھا لیا؟"

ناگ نے سوال کیا۔ حکیم نابینا نے پہلے تو عنبر کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر بولا۔

"یہ ایک راز ہے بیٹا جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا بس تم یہی سمجھ لو کہ ان ڈاکوؤں کو ہم میں سے کسی نے ہلاک نہیں کیا۔ وہ اپنی آئی سے مر گئے اور ان کی لاشوں کو شہر سے باہر زمین میں دبا دیا گیا۔"

عنبر کو رازوں سے خاص طور پہ دلچسپی تھی۔ آج تک وہ زندگی میں راز ہی حل کرتا رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"بابا! آخر وہ کون سا راز ہے جو آپ مجھے نہیں بتانا چاہتا۔"

حکیم نابینا نے کہا۔ یہ راز اگر میرا ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا۔ لیکن افسوس یہ راز کسی دوسرے کا ہے۔ اور میں کسی دوسرے کا راز فاش نہیں کر سکتا۔"

معمہ اور الجھ گیا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"کیا وہ دوسرا آدمی کوئی جن بھوت تھا کوئی جادوگر تھا۔"

لیلیٰ نے آہستہ سے کہا۔ "عنبر بھائی! وہ نہ جن تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہ بھوت تھا۔ نہ جادوگر تھا۔ مگر وہ ان تینوں میں سے بہت بڑا تھا۔"

عنبر یہی سمجھا کہ وہ آدمی کوئی ان کا پوشیدہ گورو یا پیرومرشد ہوگا۔ جس کے بارے میں انہیں کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہوگی اس لئے عنبر نے زیادہ پوچھنا اور انہیں زیادہ مجبور کرنا مناسب نہ خیال کیا اور دوسری بات کرنے لگا۔ کھانے کے بعد عنبر نے حکیم نابینا کی کچھ دوائیاں اور جڑی بوٹیاں دیکھیں اور اسے بتایا کہ وہ بھی جڑی بوٹیوں کا علم جانتا ہے۔ حکیم نابینا بڑا خوش ہوا اور اس سے دیر تک اس موضوع پر باتیں کرتا رہا۔ عنبر کو چونکہ کچھ رقم کی ضرورت تھی اس لئے اس نے سوچا کہ شہر میں جا کر کسی جگہ محنت مزدوری کر کے کچھ پیسے کمائے تاکہ قافلے کے ساتھ مصر تک جانے کا کرایہ ادا کر سکے۔

وہ شہر میں آ گیا۔ شہر کی منڈی میں ایک جگہ مزدور اناج کی بوریاں چھکڑوں پر لاد رہے تھے۔ عنبر بھی ان میں شامل ہو گیا اور شام تک بوریاں لادتا رہا۔ اسے اتنے پیسے مل گئے کہ وہ قافلے کے ساتھ جانے کا کرایہ ادا کر سکتا تھا۔

چاندی کے چند ایک سکے جیب میں ڈال کر عنبر واپس

حکیم نابینا کے مکان پر آیا تو دیکھا کہ وہ اور لیلیٰ بڑے کمرے میں بیٹھے مریضہ کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ مریض ایک بھولی سی بچی تھی۔ پتا کہ کسی سانپ نے کاٹ لیا تھا بچی کی حالت بڑی نازک تھی اس کی ماں پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ حکیم نابینا اسے حوصلہ دے رہا تھا مگر کوئی علاج کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔

عنبر نے جاتے ہی پوچھا۔

"کیا بچی کی جان آپ بچا سکتے ہیں؟ کیا آپ کے پاس اس کے زہر کو ضائع کرنے والی کوئی دوائی ہے؟"

حکیم نابینا نے کہا: "میں کوشش کر رہا ہوں۔ مگر زہر اپنا اثر کر چکا ہے۔"

لڑکی کی ماں کا رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا۔ عنبر کو بڑا رحم آیا اس کے حال پر۔ اس نے کہا۔"

اس کا میں علاج کرتا ہوں۔ لڑکی کو ساتھ والی کوٹھڑی میں لایا جائے۔

حکیم نابینا نے اس کی اجازت دے دی اس کا خیال تھا کہ عنبر کو جڑی بوٹیوں کی سمجھ ہے۔ شاید کسی جڑی بوٹی سے بچی کا علاج کرے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بے ہوش لڑکی کو ایگ کوٹھڑی میں لا کر ڈال دیا گیا۔
عنبر نے دروازہ بند کر لیا۔ ناگ کی وجہ سے اس میں اتنی طاقت آ گئی تھی کہ وہ سانپ کو بلا سکتا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور خاص زبان میں سیٹی بجا کر اس سانپ کو بلایا جس نے اس لڑکی کو ڈسا تھا۔

لیلیٰ کوٹھڑی کے باہر کھڑی تھی کہ اس نے ایک سبز رنگ کے سانپ کو دیکھا کہ ڈیوڑھی کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گیا وہ جلدی سے پرے ہٹ گئی۔ سانپ کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ لیلیٰ نے دروازے کے سوراخ میں سے جھانک کر دیکھا۔ عنبر خاموش بیٹھا تھا اور سانپ لڑکی کے زخم پہ منہ رکھے اپنا زہر چوس رہا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جاسوس سانپ

لیلیٰ نے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔
وہ بھاگی بھاگی نیچے گئی اور اپنے بابا کے کان میں یہ سب کچھ بتا دیا۔ حکیم نابینا سن کر خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے لڑکی کی غم زدہ ماں سے کہا۔
"بہن گھبراؤ نہیں۔ تمہاری بچی اچھی ہو جائے گی۔"
غم زدہ ماں اسے دعائیں دینے لگی۔ چند منٹ بعد عنبر لڑکی کو لے کر نیچے آ گیا۔ لڑکی بالکل ٹھیک ٹھاک ہو چکی تھی اور اپنے پیروں پر چل کر آ رہی تھی۔ ماں نے اسے سینے سے لپٹا لیا۔ عنبر نے کہا۔
"بہن اسے گھر لے جا کر گرم دودھ پلانا اور کچھ روز آرام کرنے دینا۔"
ماں دعائیں دیتی اپنی بیٹی کو لے کر چلی گئی۔
حکیم نابینا نے کہا "تم نے سانپ کے [illegible] کا کیسے علاج کیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بیٹا؟

عنبر نے بے نیازی سے کہا۔ "ایک جڑی بوٹی اتفاق سے میری جیب میں تھی۔ بس اس سے علاج کیا ہے۔"

حکیم کہنے لگا، "تو اس کے لئے تم کو الگ کوٹھڑی میں جانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا تم ہم سب سے کچھ چھپانا چاہتے تھے؟"

عنبر نے چونک کر لیلیٰ کی طرف دیکھا مسکرا رہی تھی اس نے کہا۔

"عنبر بھیا! جس سانپ نے لڑکی کا زہر چوسا ہے۔ اگر وہ میرے سامنے سے نہ گزرتا تو مجھے یہ راز کبھی معلوم نہ ہوتا۔"

عنبر کھسانا ہو کر مسکرایا اور کہنے لگا۔

"در اصل مجھے منگولیا کے صحرا میں ایک سپیرا ملا تھا یہ گر اس نے مجھے سکھایا تھا اور تاکید کی تھی کہ یہ راز ہی رکھوں"

حکیم نابینا ہنستے ہوئے بولا۔

"بیٹا تم نے تو سانپ کو بلوا کر زہر واپس چوسایا ہے۔ ہم نے تو ایک ایسے نوجوان کو دیکھا ہے جو خود سانپ تھا۔"

اور لیلیٰ اور حکیم نابینا دونوں خوب ہنسنے لگے۔ یہ جملہ سن کر عنبر پر گویا بجلی سی گری اور دم بخود اور ششدر سا ہو کر رہ گیا۔

کیا — کیا — کیا آپ نے وہ نوجوان دیکھا ہے؟ اس نے جلدی سے پوچھا۔

حکیم نابینا بولا۔

"دیکھا کیا ہے وہ تو ہمارے اس گھر میں رہا ہے۔ اسی نے ڈاکوؤں سے ہماری جان بچائی تھی اور اسی نے سانپ بن کر ڈاکوؤں کو ہلاک کیا تھا۔"

اب کوئی بات راز نہیں رہ گئی تھی۔ عنبر نے بے تاب ہو کر کہا

"کیا اسکا نام ناگ تھا؟"

اب لیلیٰ اور حکیم نابینا کے حیران ہونے کی باری تھی۔ حکیم نے بے اختیار پوچھا۔

"کیا تم اسے جانتے ہو؟"

عنبر بولا۔

"وہ میرا دوست ہے۔ کیا وہ یہاں آیا تھا؟"

"ہاں — وہ یہاں آیا تھا" حکیم نے کہا۔

عنبر نے پوچھا۔

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ انسان نہیں بلکہ سانپ ہے یہ تو اس کی زندگی کا سب سے بڑا راز ہے۔ جو اس نے کبھی کسی کو نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بتایا۔

حکیم نابینا نے کہا۔

"اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی اس کے علاج کی وجہ سے ناگ کو اپنا آپ ہم پر ظاہر کرنا پڑا"۔

"وہ لڑکی ۔۔۔ کیا اس کے بال سنہری تھے"؟

حکیم نابینا نے جواب دیا۔

"جب وہ یہاں آئی تھی تو اس کا سارا جسم جلا ہوا تھا۔ اس کے سر پر کوئی بال نہیں تھا لیکن جب میں نے اور ناگ نے مل کر اس کا علاج کیا تو اس کے سر پر بال بھی اُگ آئے جو سنہری تھے"۔

عنبر نے کہا۔

"اسکا نام ماریا تو نہیں تھا"؟

لیلیٰ بولی۔

"نہیں اسکا نام عزالہ تھا"۔

حکیم نابینا نے فوراً کہا۔

"لیلیٰ تو اس کا اصل نام معلوم نہیں ہے اس کا نام عزالہ نہیں ماریا تھا۔" عنبر اور زیادہ اُلجھ گیا۔ اس نے کہا۔

"کیا آپ لوگ میرا مطلب ہے آپ لوگ اسے دیکھ سکتے ۔۔ مطلب ہے آپ نے ماریا کو دیکھا تھا"؟

حکیم نابینا ہنسنے لگا۔ بولا۔

"اب یہ راز میں لیلیٰ کو بھی بتائے دیتا ہوں۔ عنبر بیٹا! ناگ نے ے سب کچھ بتا دیا تھا۔ یوں سمجھ لو کہ ماریا کی زندگی کی خاطر اسے ب کچھ مجھے بتانا پڑ گیا۔ ماریا جب میرے پاس آئی تو وہ غائب نہیں ی"۔

عنبر نے کہا

"اور جب وہ تندرست ہو گئی تو ۔۔۔ کیا وہ غائب ہو گئی تھی"؟

"نہیں" حکیم نابینا نے کہا۔

"وہ پھر غائب حالت میں واپس نہیں جا سکی۔ وہ بھلی چنگی ہو گئی تھی۔ مگر غائب نہیں تھی۔ لیلیٰ اور ناگ اسے دیکھ سکتے تھے۔ سب اسے دیکھ سکتے تھے"۔

لیلیٰ تعجب سے اپنے بابا جان کی باتیں سُن رہی تھی۔ اسے اب پتا چلا تھا۔ کہ جو خوبصورت لڑکی ماریا اس کے گھر آئی تھی وہ غیبی عورت تھی۔

عنبر کا چہرہ فکر مند ہو گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ماریا اگر عام عورت کی طرح سب کو نظر آنے لگی ہے تو یہ کیوں ہوا اس سے کہیں اس کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچے گا۔

حکیم نابینا نے عنبر کو بتایا کہ ناگ بھی ماریا کے نظر آجانے پر پریشان تھا۔

"اور ناگ نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ لوگ ہزاروں برسوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے زندہ ہیں کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ ماریا عام عورت کی طرح اب بوڑھی ہو کر مر جائے گی۔ مگر میں نے اسے کہا کہ ایسا نہیں بھی ہو سکتا ہے اور ہو بھی سکتا ہے۔ بہر حال یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ ماریا بوڑھی ہوتی ہے یا نہیں۔"

عنبر نے ناامید سا ہو کر سر جھکا لیا۔ لیلیٰ کے لیے یہ بات بھی بالکل نئی تھی۔ کہ ماریا اور ناگ ہزاروں سال سے زندہ ہیں اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس نے عنبر سے پوچھا۔

"عنبر بھائی کیا یہ درست ہے کہ تمہارے دوست ماریا اور ناگ ہزاروں سال سے زندہ ہیں؟ اگر ایسا ہے تو تم ان کے دوست ہو ــــ کیا تم بھی ہزاروں سال سے زندہ ہو؟"

عنبر نے چونک کر لیلیٰ کی طرف دیکھا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ حکیم نابینا کہنے لگا

"تم نہ بھی بتاؤ تو ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تم بھی ہزاروں برس سے زندہ ہو۔ یہ ایک ایسی عجیب بات ہے کہ اس پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔ مگر میں یقین کرتا ہوں۔ بہر حال میں تم سے زیادہ کچھ نہیں پوچھوں گا۔"

عنبر بولا۔

"کیا آپ کو ماریا اور ناگ نے کچھ بتایا کہ وہ یہاں سے کس طرف جا رہے ہیں؟"

حکیم نابینا نے کہا۔

"وہ ملک مصر کی طرف جا رہے تھے۔ انہوں نے مجھے صرف اتنا ہی بتایا تھا۔"

عنبر نے پہلے ہی ملک مصر کی طرف جانے کا ارادہ باندھ رکھا تھا۔ اب اس کا حکیم نابینا کے پاس رہنا بیکار تھا۔ اس کے پاس پیسے بھی جمع ہو گئے تھے۔ چنانچہ ایک روز عنبر ایک قافلے کے ساتھ شامل ہو گیا جو ملک مصر کی طرف جا رہا تھا۔

ناگ اور ماریا پہلے ہی مصر کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ اس زمانے میں قافلوں کو سفر میں بہت وقت لگ جاتا تھا آج کل تو ہم لاہور سے گوجرانوالہ اور کراچی سے حیدر آباد ایک گھنٹے میں پہنچ جاتے ہیں۔ مگر آج سے تین ہزار سال پہلے ایک قافلہ اتنا فاصلہ تین چار دنوں میں طے کرتا تھا۔ قافلے صحرا کی دھوپ میں دن کے وقت آرام کرتے تھے۔ اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رات کو سفر کرتے تھے۔ اگر بادل چھائے ہوں تو وہ دن میں بھی سفر کر لیتے تھے۔

عراق سے مصر تک کافی فاصلہ تھا۔ چنانچہ ناگ اور ماریا ابھی مصر نہیں پہنچے تھے۔ اور ان کا قافلہ راستے ہی میں سفر کر رہا تھا۔ ماریا ایک عام عورت کی شکل میں چادر اوڑھے ایک اونٹ پر بیٹھی تھی۔ ناگ اس کے پیچھے ایک دوسرے اونٹ پر سوار چلا آ رہا تھا۔

ماریا چونکہ غیبی حالت میں نہیں اس لیے اسے دوسرے مسافروں کے ساتھ بھوک بھی لگتی تھی۔ پیاس بھی لگتی تھی اسے رات کو نیند بھی آتی تھی۔ راستے میں اسے دانت کا درد بھی شروع ہو گیا۔ اس سے پہلے اسے کبھی دانت کا درد نہیں ہوا تھا

ماریا درد سے پریشان ہو گئی۔ ناگ نے سالارِ قافلہ سے ایک دوائی لے کر اسے دی۔ جس کو ماریا نے دانت پر لگایا تو اُسے کچھ آرام آگیا۔

یہ صورت حال ماریا کے لیے بڑی پریشان کن تھی۔ اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ کہیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ بوڑھی ہونا نہ شروع ہو جائے۔ اسی لیے وہ بھی چاہتی تھی کہ جتنی جلدی ہو سکے پھر سے اپنی غیبی حالت میں واپس چلی جائے لیکن اب یہ اس کے اپنے اختیار میں نہیں تھا۔

اہرام مصر کی جانب وہ ناگ کو لے کر اسی لیے جا رہی تھی کہ کہ شاید وہاں دیوی طلالہ سے ملاقات ہو جائے اور وہ ماریا کی کوئی مدد کر سکے اور اسے پھر سے غائب ہونے میں مدد دے سکے۔

پہلے جب ماریا غائب ہوتی تھی۔ تو ناگ کو اس کی کوئی فکر نہیں ہوتی تھی۔ اب ماریا عام لڑکی کی طرح گوشت پوست کی ماریا تھی۔ اور سب کو نظر آ رہی تھی۔ اسی لیے ناگ کو اسکا ہر دم خیال رکھنا پڑتا تھا۔

اس زمانے میں قافلوں پر ڈاکو حملہ کر کے مال اسباب لوٹ کر مردوں کو قتل اور عورتوں کو اغوا کر کے لے جاتے تھے۔ ناگ دل میں سوچ رہا تھا۔ کہ اگر قافلے پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ تو وہ اپنی جان بچائے گا یا پھر ماریا کی جان بچاتا پھرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دل میں ناگ کافی پریشان تھا۔ مگر سفر خیریت سے گزر گیا۔ اور وہ مصر کے علاقے میں داخل ہو گئے۔

اس زمانے میں مصر پر یونانیوں کا قبضہ تھا۔ اور دارالحکومت تکثر تھا۔ یہاں سے اہرام مصر پچاس میل دور تھے۔ ناگ اور ماریا نے ایک دوسرا اونٹ خریدا۔ اور اہرام مصر کی طرف سفر شروع کر دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جس وقت ناگ نے مقناطیسی پہاڑ کے غار میں شیشن ناگ کو ہلاک کیا تو وہاں سے ایک جاسوس سانپ کسی طرح اپنی جان بچا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ صحراؤں میدانوں اور پہاڑی وادیوں میں کئی روز کا سفر طے کر کے کلیانگ سانپ کے پاس پہنچا اور اسے بتایا کہ ناگ دیوتا نے شیشن ناگ کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ اور اب وہ ناگ دیوتا بھی ہے اور شیشن ناگ بھی بن گیا ہے۔

کلیانگ سانپ شیشن ناگ کا مرید تھا۔ اور بڑا جلاد سانپ تھا۔ اس کے دماغ میں اتنی برائی بھری ہوئی تھی۔ کہ وہ کسی جاندار کو دیکھتے ہی ڈس دیتا تھا اور پھر اس کی موت سے لطف اٹھاتا تھا اور اس وقت تک اسی کے پاس بیٹھا رہتا تھا جب تک وہ جاندار یا انسان مر نہیں جاتا تھا۔

کلیانگ سانپ کو جب معلوم ہوا کہ ناگ دیوتا نے اس کے مرشد شیشن ناگ کو مار ڈالا ہے۔ تو اس کی آنکھوں سے انتقام کی آگ کی چنگاریاں نکلنے لگیں۔ اب چونکہ ناگ دیوتا کو شیشن ناگ کی طاقت بھی مل گئی تھی۔ اس لیے یہ کلیانگ سانپ ناگ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ لیکن وہ شیشن ناگ کی موت کا بدلہ ضرور لینا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے جاسوس سانپ سے کہا۔

"میں ناگ دیوتا کو نہیں مار سکتا۔ میں اسے ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لیکن میں ناگ دیوتا سے بدلہ ضرور لوں گا۔ اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ناگ دیوتا چونکہ انسانی شکل میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس لیے اس کے کسی قریبی دوست یا بہن بھائی کو ایسی اذیت پہنچاؤں کہ وہ نہ زندوں میں ہو نہ مردوں میں اور اس کی جدائی میں ناگ دیوتا ساری زندگی تڑپتا رہے۔ تم میرے خاص جاسوس سانپ ہو۔ تم ابھی جاؤ اور معلوم کرو کہ ناگ دیوتا کس مقام پر ہے اور کیا اس کی کوئی بہن یا بھائی ایسا ہے کہ جس کو میں اپنے شکنجے میں دبوچ کر اس سے شیشن ناگ کے قتل کا بدلہ لے لوں۔

جاسوس سانپ نے کہا

"کلیانگ سانپ! مجھے اتنا معلوم ہے۔ کہ ان دنوں ناگ دیوتا اپنی ایک بہن کے ساتھ سفر پر ہیں۔ جس کا نام ماریا ہے۔ مگر وہ نظر نہیں آتی اور اس میں بڑی طاقت ہے"

کلیانگ سانپ بولا۔

"تم اسی وقت یہاں سے جاؤ اور ناگ دیوتا کی بو لے کر پتہ کرو کہ وہ کس جگہ پر ہے۔ تم اڑن سانپ ہو جتنی جلدی پتہ کر سکتے ہو مجھے پتہ کر کے دو"

جاسوس سانپ بڑا مکار سانپ تھا۔ وہ اڑ بھی سکتا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور اس کی رفتار ہوا میں اتنی تیز ہو جاتی تھی۔ کہ کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔ یہ جاسوس سانپ اپنے مالک کلیانگ سانپ کے ساتھ صحرائے مصر میں زمین کے نیچے رہتے تھے۔ یہ دونوں بائی سانپ تھے۔ اور کسی سانپ کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ دونوں بائی سانپ کس جگہ پر رہتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں سانپوں نے اپنے اپنے جسموں پر ایک ایسی سیاہ رنگ کی پرانی کینچلی چڑھا رکھی تھی جس کی وجہ سے ان کے جسموں کی بو باہر نہیں جاتی تھی۔ اور کسی سانپ کو ان کے خفیہ ٹھکانے کے بارے میں سراغ نہیں مل سکتا تھا۔ اگر کبھی کوئی سانپ ان کے قریب آ بھی جاتا تھا تو کلیانگ سانپ بڑی بے دردی سے اسے ٹکڑے کر دیتا تھا۔

جاسوس سانپ نے فضا میں بلند ہوتے ہی ناگ دیوتا کی بو شمال کی طرف سے آتی محسوس کی اور وہ اُدھر ہی کو اڑنے لگا۔ جاسوس سانپ کوسوں کا سفر منٹوں میں طے کرنے لگا۔ ناگ دیوتا کی بو قریب سے قریب آ رہی تھی۔ مگر ابھی تک اسے ناگ دیوتا نظر نہیں آیا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی کینچلی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی بُو اس کے جسم سے باہر نہیں جا رہی تھی۔ اور ناگ اس کی بُو کو محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ جاسوس سانپ ہوا میں اڑا جا رہا تھا۔ اس وقت تک

اس کے نیچے سے کئی پہاڑ کئی دریا گزر گئے تھے۔ ناگ دیوتا کی بُو جس سے آ رہی تھی۔ وہ اسی طرف چلا جا رہا تھا۔

ماریا اونٹ پر ناگ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔ رات کا اندھیرا صحرا میں چھا چکا تھا۔ ستاروں کی وجہ سے یہ اندھیرا اتنا گھنا نہیں تھا۔ اور ریت کے ذرے ستاروں کی چمک میں دھندلے شیشے کی طرح چمک رہے تھے۔ ناگ نے ماریا کے لیے پانی اور کھانے کا سامان ساتھ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے آدھا سفر طے کر لیا تھا۔ اہرام مصر تک آدھا سفر باقی تھا۔ ناگ کا خیال تھا کہ صبح سورج نکلنے تک انہیں اہرام نظر آنے لگیں گے۔

ماریا ایک عام عورت کے جسم کے ساتھ اونٹ پر بیٹھی تھی وہ سفر کرتے کرتے تھک گئی تھی۔ اس نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا! یہ تھکاوٹ کا احساس مجھے بتا رہا ہے کہ ایک دن میں بوڑھی ہو کر مر جاؤں گی۔"

ناگ بولا۔

"حوصلہ رکھو ماریا۔ ہم دیوی طلالہ کے اہرام میں جا رہے ہیں۔ وہ ہماری مدد کرے گی۔ اور تم ضرور ایک بار پھر غائب ہو کر ہمارے ساتھ سفر کر سکو گی۔"

ماریا نے کہا۔

"ناگ! اگر میں بوڑھی ہو کر مر گئی تو مجھے بھلا نہ دینا عنبر کی طرح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے کہا کہ وہ بھی کبھی کبھی مجھے یاد کر لیا کریں"

ناگ نے ماریا کو پیار سے ڈانٹا کہ وہ ایسی ناامیدی کی باتیں نہ کریں۔ عین اس وقت جاسوس سانپ ان کے سروں سے کافی بلندی پہنچ گیا تھا۔ اس نے ناگ دیوتا کو دیکھ لیا کہ وہ ماریا کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور ماریا غائب حالت میں نہیں ہے۔ جاسوس سانپ کی کینچلی کی وجہ سے ناگ اس کی بُو محسوس نہ کر سکا۔

جاسوس سانپ بجلی کی طرح واپس اڑتا ہوا سیدھا کلیانگ سانپ کے پاس پہنچ گیا اور بولا۔

"کلیانگ!......"

اور اس نے شیشناگ کے سنگ دل جلاد مربد سانپ کو سب کچھ بتا دیا۔ کلیانگ سانپ یہ سن کر بے حد خوش ہوا کہ ماریا غیبی حالت میں نہیں بلکہ ایک عام عورت کی شکل میں ناگ کے ساتھ سفر کر رہی ہے۔ اس نے جاسوس سانپ سے کہا۔

"تم مجھے اہرامِ مصر کے صحرا کے نیچے گمشدہ خشک دریا کے غار میں ملنا۔ میں شیشناگ کا انتقام لینے جا رہا ہوں"

اتنا کہہ کر کلیانگ سانپ نے فضا میں ایک فٹ اچھل کر بجلی کی طرح ایک چکر لگایا اور غائب ہو گیا۔

رات کا پچھلا پہر شروع ہو چکا تھا۔ صحرا میں ایک پراسرار سی خاموشی اور نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ اونٹ پر سوار ماریا کو اپنے پیچھے بٹھائے ریت کے سنسان ٹیلوں کے درمیان سے گزر رہا تھا کہ اسے اچانک فضا میں ایک آواز سنائی دی۔ ناگ اور ماریا نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ ناگ نے اونٹ کو روک لیا۔ آواز ایک عورت کی تھی جو کہہ رہی تھی۔

"میں دیوی طلالہ کی روح ہوں —— ناگ! تمہارا اس وادی میں آنا مبارک ہو۔ مگر ماریا جسمانی حالت میں اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ اس کو اسی جگہ رہنے دو۔ تم میرے پاس آنے کے لیے آگے سفر کرو"

ناگ نے ماریا سے کہا۔

ماریا یہ دیوی طلالہ کی آواز ہے۔ وہ ہماری مدد کرنے آئی ہے۔

اس نے دیوی طلالہ کی روح سے کہا۔

"دیوی! ماریا کی مدد کرو۔ اسے بھی اپنے پاس آنے دو۔ وہ اکیلی صحرا میں رہے گی تو اسے خطرہ ہے۔ صحرا میں رات کو شیر اور سانپ ہوتے ہیں۔ اور ماریا ایک عام کمزور عورت بن چکی ہے۔

دیوی طلالہ کی روح نے ذرا غصے میں کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کی یہ حالت میں نے نہیں بنائی تم لوگوں نے اپنی بیوقوفی سے بنائی ہے۔ یہ عام عورت کی حالت میں یہاں سے آگے نہیں آ سکے گی۔ ورنہ نقصان اٹھائے گی۔ اگر تم چاہتے ہو کہ یہ پھر سے اپنی حالت میں زندگی بسر کر سکے تو اس کو اسی جگہ آرام کرنے دو اور تم میرے اہرام کی طرف آگے بڑھو جو زیادہ دور نہیں ہے۔ دیوی طلالہ کی آواز غائب ہو گئی۔ ماریا نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا! دیوی طلالہ کی بات کو ہم نہیں ٹال سکتے۔ اگر اس کا یہی حکم ہے۔ اور مجھے یہاں سے آگے نہیں جانا چاہیے تم اکیلے اس کے اہرام میں جاؤ۔ وہ تمہیں میرے بارے میں جو ہدایت دے اس کو لے کر میرے پاس آ جاؤ۔"

ناگ بولا۔

"مگر ماریا بہن صحرا میں تم اکیلی ہو گی۔"

"میری فکر نہ کرو ناگ! تمہاری تلوار میرے پاس رہے گی۔ اگر کسی جانور یا درندے نے حملہ کیا تو میں تلوار سے اپنی جان کی حفاظت کر سکوں گی۔ اور پھر یہ مجبوری ہے۔ تمہیں ہر حالت میں جانا ہو گا۔"

ناگ کے لیے بھی اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا اس نے اونٹ کو بیٹھا دیا۔ ماریا کو اونٹ کے پاس دری بچھا دی۔ اور تلوار دے کر کہا۔

"اپنی حفاظت کرنا ماریا۔ ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ میں بہت جلد واپس آ جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر ناگ نے عقاب کی شکل بدلی اور ہوا میں اڑتا ہوا اہرام مصر کی جانب پرواز کر گیا۔ جو ریت کے ٹیلوں کے پیچھے کچھ فاصلے پر دکھائی دینے لگے تھے۔ ناگ کے جانے کے بعد ماریا نے چھاگل میں سے تھوڑا سا پانی پیا اور تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی۔

مگر اب وہ پہلے جیسی ماریا تو تھی نہیں کہ اسے نیند نہ آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد صحرا کی ہوا میں اسے نیند آنے لگی۔ پھر بھی وہ جاگتے رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ناگ کو گئے دس گیارہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ایک دم سے اسے کوئی شے اندھیرے میں آسمان سے شن کی آواز کے ساتھ پیچھے ریت پر گرتی محسوس ہوئی۔ اور ماریا یہ دیکھ کر حیران سی ہو کر رہ گئی کہ اس کے سامنے ناگ کھڑا تھا۔

"ناگ! تم اتنی جلدی واپس بھی آ گئے۔"

ناگ نے کہا۔

"ہاں ماریا میں تو اڑتا ہوا گیا تھا۔ اڑتا ہوا واپس آ گیا ہوں۔"

"کیا دیوی طلالہ سے بات ہوئی؟ اس نے کیا کہا ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ بولا۔

"ماریا بہن! تمہیں مبارک ہو دیوی طلالہ نے تمہیں پھر سے غیبی حالت میں واپس جانے کی ترکیب بتا دی ہے۔ جلدی سے میرے ساتھ چلو۔

"کہاں؟" ماریا نے اٹھتے ہوئے پوچھا"۔

ناگ کہنے لگا۔ یہاں سے تھوڑی دور ایک ویران کنواں ہے"۔ اس کنوئیں کے اندر دیوی طلالہ کی بہن ایک غار میں رہتی ہے۔ طلالہ نے کہا ہے کہ اس کے پاس جاؤ وہ اپنے سر کا ایک سفید بال ماریا کو دے گی۔ اس بال کو آنکھوں سے لگاتے ہی ماریا پھر سے غائب ہو جائے گی۔ ماریا بہت خوش ہوئی۔ کہنے لگی۔

"ناگ بھیا جلدی سے مجھے دیوی طلالہ کی بہن کے پاس لے چلو۔ میں تو انسانی عورت کے جسم میں آکر سخت پریشان ہو گئی ہوں۔ کبھی دانت درد کرنے لگتا ہے یا کبھی بھوک پیاس تنگ کرتی ہے۔ تو کبھی تھک کر چور ہو جاتی ہوں۔ میں تو اس غیبی حالت میں ہی ٹھیک تھی۔ میں ابھی نہیں مرنا چاہتی"۔

ناگ نے

"آؤ میرے ساتھ چلو۔ اونٹ ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں۔ کنواں زیادہ فاصلے پر نہیں ہے"۔

ماریا اس کے ساتھ چل پڑی۔ پھر بولی۔

"تمہاری آواز بھاری کیوں ہو گئی ہے ناگ بھیا۔ جب تم گئے تھے تو تمہاری آواز اتنی بھاری نہیں تھی"۔

ناگ نے کھنکار کر کہا۔

"صحرا کی ریت نے گلے میں خراش پیدا کر دی ہے ماریا"۔

ماریا نے کوئی خیال نہ کیا۔ کیونکہ جو شخص ماریا کو اپنے ساتھ لے جا رہا تھا وہ ہو بہو ناگ کی شکل کا نوجوان تھا۔ لیکن ماریا اگر اسے ذرا غور سے دیکھتی تو اسے فوراً محسوس ہو جاتا کہ ناگ اپنی آنکھیں نہیں جھپک رہا تھا۔ اور یہ وہی سانپ کر سکتا تھا۔ جس نے تھوڑی دیر پہلے انسانی شکل اختیار کی ہو۔ یعنی جو ایسا سانپ ہو کہ جس کے پاس جادو ہو۔ جو سانپ ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کے بعد انسان کی شکل اختیار کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ آنکھیں جھپکنے لگ جاتا ہے۔ اور ناگ تو اب باقاعدہ آنکھیں جھپک لیتا تھا۔

یہ آدمی اصل میں ناگ نہیں تھا بلکہ شیشناگ کا مکار مرید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کلیانگ سانپ تھا جو ناگ کا حلیہ بنا کر ماریا کے پاس آیا تھا اور اسے دھوکہ دے کر اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ کلیانگ سانپ کو شیش ناگ نے اتنی طاقت دے رکھی تھی کہ وہ جس شے کا چاہے حلیہ بنا سکتا تھا مگر صرف ایک گھنٹے کے لیے۔ ایک گھنٹے کے بعد وہ دوبارہ اپنی اصلی شکل میں واپس آجاتا تھا۔

اس لیے وہ ماریا کو جلدی جلدی ویران کنوئیں کی طرف لیے جا رہا تھا۔ کنواں ابھی وہاں سے چند قدموں کے فاصلے پر تھا۔ ماریا اِس سے باتیں کرتی جا رہی تھی۔

"ناگ بھیا! اب جب میں دوبارہ غائب ہو جاؤں گی۔ تو ہم واپس عراق ہی کی طرف جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ کیٹی اور عنبر اسی جگہ ملیں گے"

کلیانگ سانپ نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو ماریا۔ ہم واپسی پر عراق کی طرف ہی سفر کریں گے"

اتنے میں ریت کے دو ٹیلوں کے درمیان بنا ہوا ایک ویران سا کنواں آگیا جس کے اوپر بھاری پتھر کی سِل دھری ہوئی تھی۔ ناگ بولا۔

"یہی ہے وہ کنواں جو دیوی طلالہ نے بنایا تھا۔ میں اس

پاس پرے سرکاتا ہوں"

ناگ نے چند سیکنڈ میں زور لگا کر پتھر کی سِل کو ایک طرف کر دیا۔ وہاں اتنا راستہ پیدا ہو گیا کہ ایک آدمی اِس میں سے گزر سکتا تھا۔ ماریا نے کہا۔

"نیچے رسّی لٹکاؤ ناگ! مجھ سے ویسے نہیں جایا جائے گا"

ناگ یعنی مکار کلیانگ سانپ نے کہا۔

"نیچے کنوئیں کے اندر سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں ماریا۔ تم آؤ تو سہی"

ماریا نے کنوئیں کے اندر جھانک کر دیکھا تو اِسے پتھر کی گول سیڑھی نیچے کنوئیں کی تہہ میں جاتی نظر آئی۔ مگر کنوئیں میں بڑا کالا سیاہ اندھیرا تھا۔ اِس نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا! مجھے تو کنوئیں کی تاریکی سے خوف آتا ہے"

ناگ نے ہنس کر بھاری آواز میں کہا۔

"تم انسانی حالت میں ہو اِس لیے ڈرتی ہو۔ واپس آؤ گی تو غیبی حالت میں ہو گی۔ پھر تمہیں ڈر نہیں لگے گا۔ دیکھو۔ پہلے میں اترتا ہوں"

کلیانگ سانپ سیڑھیاں اترنے لگا۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ اندھیرے سے بے شک اسے خوف آتا تھا۔ اس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساری انسانی کمزوریاں جاگ اُٹھی تھیں۔ کنوئیں میں بڑی ناگوار قسم کی بو پھیلی ہوئی تھی۔

اس نے ناگ سے کہا۔

"ناگ بھیا! میرا تو اس بُو سے دم گھٹ رہا ہے"

ناگ یعنی کلیانگ سانپ نے کہا۔

"بس تھوڑی سیڑھیاں باقی ہیں ماریا۔ آگے ہم ایک غار میں داخل ہو جائیں گے۔ وہاں یہ بُو نہیں ہو گی"

سیڑھیاں کنوئیں کی تہہ میں ختم ہو گئیں کلیانگ سانپ ناگ کی شکل میں آگے آگے آگے اس نے جُھک کر کہا۔

"یہی ہے وہ غار جس کے بارے میں دیوی طلالہ نے کہا تھا"

اصل میں دیوی طلالہ کی آواز بھی کلیانگ سانپ نے خود ہی نکالی تھی اور ناگ کو دھوکہ دے کر اہرام کی طرف بھگا دیا۔ تھا اور خود ناگ کا روپ دھار کر ماریا کو اغوا کر کے اس ویران کنوئیں میں لے آیا تھا۔ کلیانگ سانپ نے اتنی طاقت اتنی شکتی تھی کہ وہ کسی کی آواز بنا سکے اور تھوڑی دیر کے لیے جس کا چاہے روپ بدل سکے۔ اس نے اپنے غیبی علم کے ذریعے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ ناگ دیوتا، ماریا کو لے کر دیوی طلالہ کے پاس جا رہا ہے تاکہ ماریا کو پھر سے غیبی حالت میں واپس لایا جائے۔

ماریا نے غار کو دیکھا تو ڈر گئی۔

"ناگ بھیا! یہ غار تو لگتا ہے جانوروں کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس کے اندر تو رینگ کر جانا پڑے گا"

کلیانگ نے کہا۔

"مگر تمہارا اس کے اندر جانا بہت ضروری ہے ماریا اندر جانے ہی سے دیوی طلالہ کا سفید بال مل سکے گا جس کو آنکھوں سے لگا کر تم پھر سے غائب ہو جاؤ گی"

ماریا کہنے لگی۔

"ہاں ناگ بھیا! اس کے اندر داخل ہونا ہی پڑے گا۔ مگر پہلے تم اندر چلو"

کلیانگ غار کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ غار کے اندر جاتے ہی دیوار کے ساتھ چمٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اندھیرے میں اب اس کی آنکھیں سانپ کی سُرخ آنکھوں کی طرح چمکنے لگی تھیں۔ دیکھتے دیکھتے وہ ناگ سے کلیانگ سانپ بن گیا تھا۔ ماریا جونہی رینگ کر غار کے اندر داخل ہوئی اس نے اندھیرے میں انگار کے سُرخ دانوں ایسی دو آنکھیں چمکتی دیکھیں۔ اس نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ناگ بھیا! تم کہاں ہو؟ یہ سرخ آنکھیں کس کی ہیں؟ کیا یہ دیوی طلالہ کی بہن کی آنکھیں ہیں؟"

ایک پھنکار کی آواز آئی۔ ماریا سہم کر پیچھے ہٹی۔ کلیانگ سانپ ایک سیاہ پھن دار سانپ کی شکل میں ماریا کے اوپر آگیا۔ ماریا کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"ناگ! ناگ! مجھے بچاؤ!"

مگر ناگ وہاں کہاں تھا۔ کلیانگ سانپ نے ماریا کے سر کے اوپر پھن لے جا کر ایک ایسی پھنکار ماری کہ ماریا کا سانس بند ہو گیا۔ وہ لڑکھڑا کر گری اور غار میں گرتے ہی اس کا سارا جسم چھوٹا ہو کر سانپ کے کالے منکے جتنا ہو گیا۔ ماریا سانپ کا سیاہ منکا بن چکی تھی جو بے جان تھا اور ذرا سی بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ ماریا اس منکے میں جیسے قید ہو کر رہ گئی تھی۔

کلیانگ ناگ نے سانپ کی آواز میں چیخ مار کر کہا۔

"شیش ناگ! میرے مرشد! میں نے تمہاری موت کا بدلہ لے لیا۔ اب ناگ ساری زندگی اپنی اس بہن کی شکل کو ترسے گا۔ کاش! میں اس سے زیادہ کچھ کر سکتا اے شیش ناگ!"

ماریا اگرچہ سیاہ منکا بن چکی تھی مگر اس نے کلیانگ سانپ

کی آواز سن لی تھی اور سانپ کا منکا بن جانے کی وجہ وہ سانپ کی زبان بھی سمجھ رہی تھی۔ اب اس کی سمجھ میں ساری سازش آ گئی۔ یہ کلیانگ سانپ تھا جس کے بارے میں ایک بار ناگ نے اُسے بتایا بھی تھا کہ وہ شیش ناگ کا ایک شاگرد ہے اور اُسے شیطان سانپ کہتے ہیں۔ اس جلاد اور بدبخت سانپ نے ماریا کو دھوکے سے اغوا کر کے سانپ کا منکا بنا کر ناگ سے شیش ناگ کی موت کا بدلہ لے لیا تھا۔ ماریا کو اپنا تو نہیں بلکہ ناگ کا فکر لگ گیا تھا۔ کہ وہ جب واپس آئے گا تو اسے نہ پا کر کس قدر پریشان ہو گا۔

کلیانگ سانپ نے فوراً اپنا منہ زمین پر مارا اور ماریا کے منکے کو اپنے منہ میں ڈال کر منہ کے اندر ایک طرف لگی ہوئی تھیلی میں ڈال لیا اور زمین کے اندر ہی اندر غار میں سفر کرنے لگا۔ یہ غار اصل میں ایک گم ہو چکے خشک دریا کا راستہ تھا جو کبھی صحرا کے اوپر بہا کرتا تھا مگر سیکڑوں سال ہوئے کہ خشک ہو کر زمین کے اندر چلا گیا تھا۔ اسی صحرائی گمشدہ دریا کے اندر ایک جگہ کلیانگ سانپ اپنے مکار جاسوس سانپ کے ساتھ ایک کھوہ میں رہتا تھا۔

کلیانگ سانپ زمین کے اندر دریائی راستے پر سفر کرتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرتا ہوا جب اپنے کھوہ میں پہنچا تو جاسوس سانپ نے ادب سے سر جھکا دیا۔

"عظیم کلیانگ سانپ! کیا تم نے دشمن سے بدلہ لے لیا ہے؟"

کلیانگ سانپ نے منہ میں سے سیاہ منکا باہر اُگل دیا اور کہا۔

"یہ ہے ماریا ——— یہ ہے میرا انتقام ———"

اور کلیانگ خوشی سے چاروں طرف پھنکاریں مارنے لگا۔ ماریا سیاہ منکے کی شکل میں زمین پر پڑی تھی۔ وہ دیکھ کچھ نہیں سکتی تھی مگر دونوں سانپوں کی آوازیں سُن رہی تھی اور اِن کی زبان بھی سمجھ رہی تھی۔ جاسوس سانپ نے خوشی سے پھنکار کر کہا۔

"شیش ناگ کی روح خوش ہو گئی ہو گی۔ کلیانگ تم عظیم ہو، تم نے ناگ سے شیش ناگ کا بدلہ لے لیا۔"

کلیانگ سانپ نے کہا۔

"کاش میں ناگ یا کیٹی یا عنبر کو ہلاک کر سکتا۔ میں اِن سے کسی کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ ماریا کو میں ہلاک کر سکتا تھا۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ ہلاک

کر ڈالنے سے ناگ ایک بار افسوس کر کے اسے بھول جائے گا۔ لیکن اب وہ اس کا غم کھاتا رہے گا۔ میں بیچ بیچ میں اسے ماریا کی کبھی کبھی ایک جھلک ایسی دیکھا دیا کروں گا کہ ناگ تڑپ کر رہ جانے گا مگر ماریا کی مدد نہیں کر سکے گا۔ بس یہی میرا انتقام ہے ناگ سے ———"

اور وہ زور زور سے پھنکارنے لگا۔ پھر اس نے ماریا کے منکے کو منہ میں اٹھا کر اپنے حلق میں بنی ہوئی تھیلی میں بند کر لیا۔

ناگ عقاب کی شکل میں اڑتا ہوا تھوڑی ہی دیر میں اہرام کے پاس پہنچ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ یہی اہرام دیوی طلالہ کا اہرام ہو گا۔ مگر جب وہ اہرام کے اندر گیا تو اسے سخت ناکامی ہوئی۔ کیونکہ اس اہرام کے اندر سوائے ایک فرعون کے مزار کے اور کسی کی قبر نہیں تھی۔ دیوی طلالہ کی قبر کو ناگ خوب پہچانتا تھا۔ وہاں دیوی طلالہ کی قبر نہیں تھی۔ اگر اس کی قبر ہوتی تو وہ اس کی روح سے بات کرنے کی کوشش کر سکتا تھا۔ جب قبر ہی نہیں تھی تو پھر اس کی روح کہاں سے آ سکتی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیکن دیوی طلالہ نے تو خود آواز دے کر اسے یہاں بھیجا تھا؟ پھر وہ کس کی آواز تھی؟ ناگ پریشان سا ہو گیا۔ اس نے دیوی کو آواز دی۔

"دیوی طلالہ! دیوی طلالہ! تمہاری ہدایت پر میں تمہارے پاس آگیا ہوں۔ تم نے مجھے اسی اہرام میں آنے کو کہا تھا۔ کیا تم یہاں موجود ہو؟ مجھے آواز دو۔"

اہرام میں ناگ کی اپنی آواز ہی گونج کر رہ گئی۔ کسی طرف سے بھی دیوی طلالہ کی آواز نہ آئی۔ اس نے ایک بار پھر طلالہ کو پکارا۔ پھر تیسری چوتھی پانچویں بار پکارا۔ ناگ اسے آواز دے دے کر تھک گیا مگر دیوی طلالہ کی روح نے کوئی جواب نہ دیا۔ اب اس کا ماتھا ٹھنکا کہ کہیں کسی بد روح نے اس کے ساتھ دھوکہ تو نہیں کیا۔

وہ جلدی سے اہرام سے باہر آگیا اور عقاب کی شکل اختیار کر کے بڑی تیزی سے اس طرف روانہ ہو گیا جہاں وہ ماریا کو چھوڑ کر آیا تھا۔ اس وقت آسمان پر صبح کی روشنی پھیلنے لگی تھی۔ اس نے دیکھا کہ جہاں اس نے ماریا کو چھوڑا تھا وہاں صرف اونٹ اکیلا بیٹھا جگالی کر رہا تھا۔ ماریا وہاں نہیں تھی۔ وہ گھبرا گیا۔ اس نے جھک کر ریت پر

ماریا کے پاؤں کے نشان دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن کالیانگ سانپ نے بڑی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے کنوئیں کی طرف جاتے جاتے خاموش پھنکار سے اپنے اور ماریا کے قدموں کے نشان ریت پر سے مٹا دیئے تھے۔

ناگ نے ماریا کو صحرا میں آوازیں دیں۔

"ماریا —— ماریا —— ماریا تم کہاں ہو؟"

صحرا میں بھی ناگ کی آواز گونج کر غائب ہو گئی۔ کسی طرف سے ماریا نے جواب نہ دیا۔ اس کی کوئی آواز نہ آئی۔ ناگ فوراً سمجھ گیا کہ کسی بد روح نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ مگر سوال یہ تھا کہ اس کے ساتھ کس بد روح نے دشمنی کی تھی؟ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ ناگ کا شیش ناگ کی طرف اس لیے دھیان نہیں جا رہا تھا کہ شیش ناگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کے پھر سے زندہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ پھر ماریا کو کس نے اغوا کیا ہے؟

یہ ایک ایسا معمہ تھا، ایک ایسا راز تھا کہ ناگ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ اس کی ہزاروں برس کی زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی نے اس کو دھوکہ دے کر ماریا کو اغوا کیا تھا۔ سب سے زیادہ حیرانی ناگ کو اس بات کی تھی کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ریت پر ماریا کے قدموں کے نشان کہیں بھی نہیں تھے۔ دن نکل آیا۔ صحرا میں ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ ناگ نے ایک بار پھر ریت کو غور سے دیکھا۔ کسی جگہ ماریا کے یا اس کے اغوا کرنے والے کے قدموں کے نشان نہیں تھے۔ وہ اسی نتیجے پر پہنچا کہ کسی ایسی شے نے ماریا کو اغوا کیا ہے جو اسے ہوا میں اڑا کر لے گئی ہے۔ مگر سوال یہ تھا کہ ایسی شے کون سی تھی؟ اسے ماریا سے کیا دشمنی تھی؟

ناگ نے ایک بار پھر عقاب کی شکل اختیار کر کے صحرا میں آس پاس چکر لگایا۔ جس مقام پر دو ٹیلوں کے درمیان ویران کنواں تھا اس کے اوپر بھی جاسوس سانپ نے صبح ہونے سے پہلے باہر آ کر ریت ڈال دی تھی۔ یہ ریت اس نے پھنکاریں مار مار کر ڈالی تھی تاکہ کسی کو شک نہ پڑ جائے کہ وہاں کوئی کنواں بھی ہے۔

ناگ ماریا کو تلاش کر کے جب تھک گیا تو اس نے دوبارہ انسانی شکل اختیار کی، اونٹ پر سوار ہوا اور ماریا کی یاد دل میں لیے واپس مصر کے دارالحکومت ٹکسر کی طرف روانہ ہو گیا۔

کلیانگ سانپ کے منہ میں منکا بن کر ماریا پر کیا گزری؟

ناگ سے ماریا کی دوبارہ ملاقات کس حالت میں ہوئی؟

کیٹی جو کہ بصرہ شہر سے باہر ایک غار کے اندر قبر میں پڑی تھی اس کے ساتھ کیا واقعات پیش آئے اور وہ کھوپڑی کا زخم جڑ جانے کے بعد وہاں سے کیسے باہر نکلی؟

عنبر جو ایک قافلے کے ساتھ مصر جا رہا تھا اس کی ملاقات ناگ ماریا سے کیسے ہوئی؟

یہ سارے راز "عنبر ناگ ماریا کی واپسی" کی اگلی قسط نمبر ۹۴ "سامری کے اژدھا" میں کھلیں گے۔

ہم بچوں سے معذرت خواہ ہیں کہ پریس میں سے کاپیاں کسی کے اٹھا لے جانے کی وجہ سے کتب بروقت مہیا نہ کر سکے